ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اکتوبر 2018ء

”میں تیری تبلیغ کو
زمین کے کناروں
تک پہنچاؤں گا“

تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۳ نومبر ۲۰۰۶ میں فرمایا:

پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے ۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ سادگی اختیار کرکے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے ۔ ۔۔۔

پھر شادی، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں، مساجد کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے، اور کاموں میں دیا جاسکتا ہے ، مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔

(خطبات مسرور ۔ جلد چہارم، صفحہ ۵۵۳۔۵۵۴)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اکتوبر 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 10

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ایک عظیم الشان نشان: 1882ء کا ذوالسنین ستارہ ازمکرم سید طاہر احمد صاحب	7
☆	آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ازمکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	12
☆	تحریکِ جدید کے بارہ میں خلفائے احمدیت کے چند ارشادات	19
☆	باتیں ان کی یاد رہیں گی: پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطر مرحوم ازمکرم کلیم اللہ فیضی صاحب	20
☆	کینیڈا کے دیرینہ خادم سلسلہ، سیکرٹری امور خارجیہ اور نامور صحافی مکرم سید حسنات احمد صاحب وفات پاگئے۔	22
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا میں یوم کینیڈا کی تقریبات ازمحمد اکرم یوسف	25
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا میں عیدالاضحیہ کی تقریبات ازمحمد اکرم یوسف	30
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	34
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ o

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ؕ لَّھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ o

(سورۃ البقرۃ 2:262-263)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : قَالَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثۡنَتَیۡنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الۡحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکۡمَۃً فَھُوَیَقۡضِیۡ بِھَا وَ یُعَلِّمُھَا۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب الزکوۃ ، باب انفاق فی حقہ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 700)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ نے سمجھ، دانائی، اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

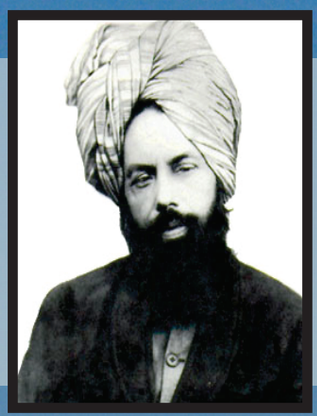

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی

یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 497-498)

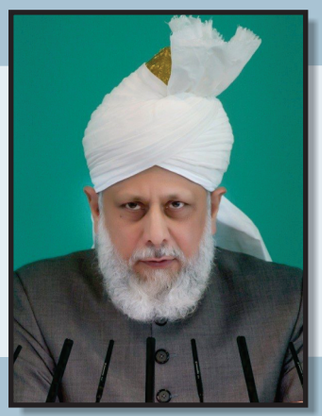

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ ماہ جون 2018ء کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 06 جولائی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کل بدری صحابہؓ کا ذکر چل رہا ہے۔ بہت سے ایسے صحابہؓ ہیں جن کا بہت کم ذکر تاریخ میں ملتا ہے لیکن جنگِ بدر میں شامل ہونے کی وجہ سے ان کا مقام بہرحال قائم ہے۔ ان میں سے بعض صحابہؓ درج ذیل ہیں:

حضرت صبیر بن قیس رضی اللہ عنہ

ضرت عنیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ

حضرت ملیل بن وابرہ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل بن عبداللہ

حضرت ودیعہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

حضرت سراقہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ آپ ان خوش قسمت صحابہؓ میں سے تھے جو بیعتِ رضوان میں بھی شامل ہوئے۔

حضرت عباد رضی اللہ عنہ

حضرت ابوزیاح رضی اللہ عنہ

حضرت انسہ رضی اللہ عنہ۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپؓ اس قدر تابعدار تھے کہ جب بیٹھتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر بیٹھتے تھے۔

حضرت مرسد بن ابی مرسد رضی اللہ عنہ

آپؓ کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ قبیلہ عدل اور قارہ سے چھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان بن کر پیش ہوئے اور درخواست کی کہ ہمارے لوگوں کو اسلام سکھانے کے لئے کچھ لوگوں کو بھیجا جائے۔ جن صحابہؓ کو آنحضرت اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ان میں حضرت مرسدؓ بھی شامل تھے۔ صحابہؓ کو وہاں پہنچ کر ان کے بدارادہ کا پتہ چلا۔ صحابہؓ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ وہ سب بہادری سے لڑے لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت حاصل کی۔

حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ

آپؓ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ جنگی معاملات میں آپؓ نے جنگِ بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ مشورے دئے جن کو آپؐ نے پسند فرمایا اور اس کے مطابق عمل کیا۔

حضرت رفاع بن رافع رضی اللہ عنہ

آپؓ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ تمام غزوات میں آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

حضورِ انور نے پچھلے خطبہ کے حوالہ سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے وضاحت فرمائی کہ بعض لوگ ان صحابہؓ کی غلطیوں کی وجہ سے ان پر بہت زیادہ حملے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے کردار پر انگلیاں اٹھانا ہمارا کام نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے معاملات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات رحیم و کریم اور معاف کرنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں ہمیشہ وحدت قائم رہے اور ہم نیکیوں پر قائم رہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہؓ کا ذکر کروں گا۔ پہلے حضرت مالک بن ربیعہؓ ہیں۔ آپ کی وفات 60 ہجری میں ہوئی۔ آپؓ تمام بڑے غزوات میں شامل ہوئے۔ آپؓ کی شادی میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے۔ نہایت ہی سادگی سے آپؓ کی شادی ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار چند قیدی آئے۔ ان میں سے ایک عورت رو رہی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے بچہ سے دور ہوگئی تھی۔ آپؐ نے اس عورت کے مالک کو بلایا جو حضرت مالک بن ربیعہؓ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپؓ نے ماں سے بچہ کو الگ کیا ہے۔ حضرت مالکؓ نے جواب دیا کہ وہ چلنے کے قابل نہ تھا اور یہ اس کو اٹھا نہ سکتی تھی اس لئے میں نے اس کو بیچ دیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آپؓ خود جا کر اس بچہ کو لا کر اس عورت سے ملوا دیں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ لگوائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے پر حضرت مالک بن ربیعہؓ سوار تھے اور آپؓ نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں آپؓ کی بینائی جاتی رہی۔ اس پر آپؓ ہمیشہ شکر کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھے زمانہ میں بینائی سے نوازا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تمام برکات کو دیکھا اور اس زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ لوگوں کی آزمائش کر رہا ہے تو میں یہ سب کچھ دیکھ نہیں سکتا۔

ایک مرتبہ حضرت مالک بن ربیعہؓ نے زکوٰۃ کا کچھ مال تقسیم کیا۔ جب آپؓ مال تقسیم کر کے سوئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک سانپ ان کی گردن کے اردگرد لپٹ گیا ہے۔ اٹھ کر آپؓ نے فوراً اپنی بیوی سے پوچھا کہ جو مال تقسیم کیا ہے کیا زکوٰۃ کا کچھ مال باقی رہ گیا ہے؟ جب دیکھا گیا تو اونٹ کو باندھنے والی ایک رسی رہ گئی تھی تو آپؓ نے فوراً یہ بھی تقسیم کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان صحابہؓ کو تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار پر قائم کیا اور بعض اوقات اس طرح خوابوں کے ذریعہ بھی اُن کی راہنمائی فرمائی۔

دوسرے صحابی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آپؓ اسلام

میں سبقت کرنے والوں میں سے ہیں یعنی ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں۔حضرت عبداللہؓ اپنی اہلیہ کے ساتھ پہلی ہجرتِ حبشہ میں شامل ہوئے، پھر مکہ واپس آئے اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حبشہ کا ملک جسے انگریزی میں Ethiopia کہتے ہیں وہاں عیسائی حکمران تھا جو نجاشی کہلاتا تھا۔ چونکہ وہ عدل پسند تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ ہجرت کی استطاعت رکھتے ہیں وہ حبشہ ہجرت کر جائیں۔

ہجرت کے متعلق یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہجرت کرنے والوں میں اکثر قریش کے طاقتور لوگ تھے۔اس سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ایک یہ کہ طاقتور لوگ بھی مکہ میں ظلم سے محفوظ نہ تھے اور دوسری بات یہ کہ کمزور لوگ اس حد تک کمزور تھے کہ ہجرت کی استطاعت بھی نہ تھی۔

ہجرت کے دوسرے سال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے لئے نکلے تو پیچھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا۔اسی طرح ایک مرتبہ بنو اسد کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کا گروہ بھیجا جس کے امیر کے طور پر آپؓ کو مقرر کیا گیا۔اسی جنگ میں آپؓ کو ایک زخم آیا جو وقت کے ساتھ ساتھ بگڑتا چلا گیا اور اسی زخم کی وجہ سے آپ آخر کار فوت ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپؓ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی۔

وفات سے قبل حضرت عبداللہؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے خاندان کے لئے بہترین سرپرست مقرر فرما۔ آپؓ کی یہ دعا قبول ہوئی اور 4 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی بیوی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ جب آپؐ نے پہلی مرتبہ آپ کو نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عمر کی وجہ سے عذر کیا لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجوہات اور تھیں اس لئے آپؐ نے دوبارہ پیغام بھیجا جس کے بعد یہ نکاح ہوا۔آپؓ ایک خاص پایہ کی خاتون تھیں اور نہایت پاک اور عقلمند خاتون تھیں۔آپؓ لکھنا پڑھنا بھی جانتی تھیں اور عورتوں کی تربیت میں بھی آپؓ نے خاص حصہ ڈالا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہؓ کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے۔

حضورِ انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں بعض نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا۔ پہلے راجہ نصیر احمد صاحب ہیں جو واقفِ زندگی مربی تھے۔ کافی عرصہ سے آپ بیمار تھے۔جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً 47 سال جماعت کی خدمت کی۔ پاکستان، بنگلہ دیش، یوگینڈا، انڈونیشیا وغیرہ میں بطور مبلغ رہے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھانے کا بھی موقع ملا اور لمبا عرصہ دفاتر میں بھی خدمت بجا لائے۔آپ نہایت ہی نیک اور تقویٰ شعار شخص تھے۔تبلیغ کا آپ کو بہت شوق تھا، خلافت سے گہرا تعلق تھا اور قرآن پڑھنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔آپ ایک مثالی احمدی اور واقفِ زندگی تھے۔

اس کے بعد فرمایا دو شہداء کا جنازہ ہوگا جن کی شہادت، اُن کی کراچی میں دکان پر ڈاکہ کی وجہ سے ہوئی۔شہداء کے نام مبین احمد صاحب اور ظفر اللہ صاحب تھے۔اللہ تعالیٰ اِن کے درجات بلند فرمائے۔اس واقعہ میں ایک تیسرے شخص حافظ نصر اللہ صاحب بھی زخمی ہوئے تھے جو زیرِ اعلاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کو کامل صحت عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جولائی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت خلاد بن رافع رضی اللہ عنہ تھے۔آپؓ ایک انصاری تھے جو غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی کثرت سے عطا فرمائی تھی۔ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خلادؓ اور آپؓ کے بھائی اونٹ پر مدینہ کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں اونٹ بیٹھ گیا۔انہوں نے اللہ سے نذر مانگی کہ اگر یہ اونٹ کھڑا ہو جائے اور ہمیں ہماری منزل پر پہنچا دے تو ہم اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر دیں گے۔ابھی اونٹ بیٹھا ہی ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر وہاں سے ہوا۔ آپؐ نے وہاں وضو فرمایا اور بقیہ پانی اس اونٹ کو پلایا اور پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ! ان دونوں کو اس اونٹ پر سوار کر کے لے جا۔ چنانچہ ہم اونٹ پر سوار ہو گئے اور پھر قافلہ میں سب سے آگے نکل گئے۔اپنی منزل پر پہنچنے کے بعد انہوں نے اس اونٹ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کر دیا۔

آپؐ کے ایک اور صحابی حضرت حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ تھے۔آپؓ اپنی والدہ سے بہت حسنِ سلوک کرنے والے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے حارثہ کو دیکھا۔حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارثہؓ کو دیکھا تو فرمایا کہ اے حارثہ تم نے کس حال میں صبح کی۔فرمایا کہ میں حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا دل دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے۔ میں پوری رات عبادت کرتا ہوں۔ میں گویا خدا کا عرش ظاہری طور پر دیکھتا ہوں۔ میں اہلِ جنت کو اور اہلِ دوزخ کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسی پر قائم رہو۔اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کو قائم کیا ہے۔آپؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپؐ میری شہادت کے لئے دعا کریں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی جو جنگِ بدر میں قبول ہوئی۔ آپؓ کی شہادت کے بعد آپؓ کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شہید بیٹے کا حال پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ جنتیں تو بہت سی ہیں لیکن حارثہ جنت الفردوس میں ہے۔

ایک اور صحابی ہیں حضرت عبادؓ جو 11 ہجری میں فوت ہوئے۔ انہوں نے مدینہ کے اول دور میں اسلام قبول کیا۔آپؓ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپؓ ان صحابہ میں سے تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے قتل کے لئے بھیجا تھا۔اس کے قتل کا واقعہ اس طرح ہے کہ کعب ایک عرب یہودی تھا اور بہت اثر و رسوخ رکھتا تھا۔ بہت سے یہودی عرب اس کو اپنا سردار سمجھتے تھے۔ وہ بہت دولت مند شخص تھا اور اچھا شاعر بھی تھا۔فتنہ و فساد پیدا کرنے میں وہ بہت ماہر تھا۔اوپر سے مسلمانوں سے معاہدہ کے باوجود وہ اندر سے ہر وقت مسلمانوں کے خلاف چالیں کرتا تھا۔جنگِ بدر کے بعد اس نے سخت مفسدانہ رویہ اختیار کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے بہت خطرہ پیدا ہو گیا۔اس کی تمام کوششیں مسلمانوں کی تباہی کے لئے تھیں۔مسلمان خواتین کے خلاف نہایت گندے اشعار کہتا تھا۔ بالآخر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محفوظ رکھا۔جب حالات اس حد تک بگڑ گئے تو بطور حاکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔لیکن اگر اسے کھلے عام پکڑا جاتا تو شہر میں فتنہ فساد کا ڈر تھا اس لئے آپؐ نے بعض صحابہؓ کو ہدایت فرمائی کہ اس کو خاموشی کے ساتھ قتل کر دیں۔چنانچہ یہ صحابہؓ کعب کے مکان پر گئے اور کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنگ آ گئے ہیں۔وہ ہم سے صدقہ مانگتا ہے کیا تم ہمیں قرض دو گے۔اور جب وہ راضی ہو گیا تو اسے خاموشی سے آہستہ آہستہ ایک طرف لے جا کر اس کو قتل کر دیا گیا۔جب اگلے دن یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

کعب کے جرم گنوائے اور یہود کو دوبارہ نصیحت فرمائی کہ وہ امن و امان کے ساتھ رہیں۔ چنانچہ اس کے بعد امن کا ایک نیا معاہدہ لکھا گیا۔ ان حالات میں کعب کا قتل بالکل صحیح اور واجب تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تین شخص انصار میں سے ایسے تھے جن سے بڑھ کر کسی کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ تین صحابہ ہیں حضرت سعد، حضرت اسید اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہم۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھ رہے تھے تو آپ نے حضرت عبادؓ کی آواز سنی۔ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا مسجد سے یہ حضرت عبادؓ کی آواز ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عباد بن بشرؓ پر رحم فرمائے۔

ایک اور صحابی حضرت سواد رضی اللہ عنہ تھے جو جنگِ بدر میں شامل ہوئے۔ آپؓ کے متعلق ایک واقعہ ملتا ہے کہ جنگ بدر کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ ایک تیر کے ساتھ اسلامی لشکر کی صفیں درست کر رہے تھے۔ اتفاق سے تیر کی لکڑی آہستہ سے حضرت سوادؓ کے سینہ میں لگی۔ انہوں نے جرأت کر کے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ! آپؐ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ مگر آپؐ نے مجھے ناحق تیر مارا۔ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ صحابہ کرامؓ ان کی اس بات پر بہت حیران ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا کہ بہت اچھا تم مجھ سے بدلہ لے لو۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنے سینہ مبارک سے کپڑا اٹھا دیا تو حضرت سوادؓ آگے بڑھے اور نہایت ادب کے ساتھ اپنے پیارے محبوب کے سینہ مبارک کو چوم لیا۔ آنحضرت ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ سوادؓ یہ تمہیں کیا سوجھی۔ حضرت سوادؓ نے رقّت بھری آواز میں عرض کیا۔ یارسول اللہ! زبردست دشمن کے ساتھ مقابلہ ہے اور کچھ پتہ نہیں کہ کب موت آجائے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ مرنے سے قبل ایک مرتبہ آپ کے جسم مبارک کو تو چھولوں۔ اس طرح صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان صحابہؓ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج میں دو صحابہؓ کا ذکر کروں گا۔ پہلے حضرت منذر بن عمروؓ ہیں۔ انہوں نے بئر معونہ میں شہادت نوش فرمائی۔ سیر خاتم النبیین میں لکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمرو انصاریؓ کی امارت میں صحابہؓ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی۔ یہ لوگ عموماً انصار میں سے تھے اور تعداد میں ستر 70 تھے اور قریباً سارے کے سارے قاری یعنی قرآن خوان تھے۔ جو دن کے وقت جنگل سے لکڑیاں جمع کر کے ان کی قیمت پر اپنا پیٹ پالتے اور رات کا بہت سا حصہ عبادت میں گزار دیتے تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنوئیں کی وجہ سے بئر معونہ کے نام سے مشہور تھا، تو ان میں سے ایک صحابی حضرت حرام بن ملحانؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوتِ اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس اور ابو براعامری کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس آگے گئے اور باقی صحابہؓ پیچھے رہے۔ عامر بن طفیل اور اس کے ساتھیوں نے انہیں شہید کر دیا اور اس وقت حضرت حرام بن ملحانؓ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ **اللّٰہ اکبر فزت و ربِ الکعبہ** یعنی اللہ اکبر کعبہ کے رب کی قسم! میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

اس کے بعد چند اور قبائل سے مل کر بقیہ مسلمانوں کی جماعت پر بھی حملہ کر کے بڑے بے دردی سے اُن کو شہید کر دیا۔ اور حضرت منذر بن عمروؓ بھی وہیں شہید ہوئے۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ تمام غزوات میں رسول ﷺ کے ہمراہ شامل رہے۔ آپؓ تیر انداز تھے اور زمانہ جاہلیت میں قریش کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے تھے۔ اور بہترین شاعر تھے۔ حضرت ام سلمہؓ بیان فرماتی ہیں کہ حاطب بن ابی بلتعہؓ کے ذریعہ رسول ﷺ نے شادی کا پیغام بھجوایا تھا۔

غزوہ احد کے دن عتبہ بن ابی وقاص کے پتھر سے حضور ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔ حضرت حاطبؓ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اتنے سرشار تھے کہ جنگ کے دوران ہی فوراً عتبہ بن ابی وقاص کو دشمن کی صفوں میں ڈھونڈا جو چھپا ہوا تھا اور اسے قتل کر دیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تم سے راضی ہو۔ ان کی وفات 65 سال کی عمر میں 30 ہجری میں ہوئی۔

ان کو ایک تبلیغی خط دے کر آنحضرت ﷺ نے مقوقس کے پاس بھجوایا تھا۔ خط پڑھ کر مقوقس نے حضرت حاطبؓ سے آنحضرت ﷺ کے متعلق کچھ سوال جواب کئے اور عزت سے پیش آیا اور دلچسپی بھی لی۔ لیکن اسلام قبول نہیں کیا اور عیسائیت پر اس کی وفات ہوئی۔ اس نے آنحضرت ﷺ کے لئے کچھ تحائف وغیرہ بھی بھجوائے۔ دو بادشاہی خاندان کی لڑکیاں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھجوائیں۔ ایک کا نام ماریہ تھا اور دوسری کا نام سیرین تھا۔ وہ قبطی قوم میں سے تھیں اور ان کو بڑا درجہ حاصل تھا۔

مقوقس کی بھجوائی ہوئی لڑکیوں کے مدینہ پہنچنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو تو خود اپنے عقد میں لے لیا اور ان کی بہن سیرین کو عرب کے مشہور شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ کے عقد میں دے دیا۔ حضرت ماریہؓ وہی مبارک خاتون ہیں جن کے بطن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ جو زمانہ نبوت کی گویا واحد اولاد تھی۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی حاطب بن ابی بلتعہؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئی تھیں۔ جو خچر اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں آئی وہ سفید رنگ کی تھی اور اس کا نام دلدل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اکثر سواری فرمایا کرتے تھے اور غزوہ حنین میں بھی یہی خچر آپؐ کے نیچے تھی۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت حاطبؓ کو چراہ گاہ بنوانے اور کنویں کھودوانے کا بھی حکم دیا۔ ان کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے مصنف سیرت الصحابہؓ لکھتے ہیں کہ وفا شعاری، احسان پذیری ان کے مخصوص اوصاف ہیں۔

آخر پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان صحابہؓ کی اعلیٰ خصوصیات کا حامل ہمیں بھی بنائے اور ان کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان
1882ء کا ذوالسنین ستارہ

مکرم سید طاہر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اشاعت برائے ایم ٹی اے صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے بیالیسویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر ایئرپورٹ روڈ مسسساگا میں تیسرے روز 8 جولائی 2018ء کو آخری اجلاس میں مکرم سید طاہر احمد صاحب نمائندہ خصوصی نے ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان: 1882ء کا ذُوالسِّنین ستارہ‘‘ کے موضوع پر نہایت علمی، سائنسی تحقیقات پر مبنی ایمان افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ
و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ
اما بعد فاعوذ با للّٰہ من الشیطن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

صدر مجلس اور معزز سامعین

خاکسار کی گزارشات کا عنوان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان 1882ء کا ذوالسنین ستارہ

اٹھارویں صدی کے آغاز سے ہی اسلام نہایت کسمپرسی کی حالت میں تھا اور مسلمان زبوں حال۔ کہیں عیسائیت کا زور تو کہیں لا مذہبیت کا شور۔ کہیں آریہ سماج اور برہمو سماج کا اسلام اور بانی اسلام پر پے در پے حملے کر کے آفتاب اسلام کو گہنانے کی کوششیں پورے زور و شور سے جاری تھیں۔

اسلام کے لئے فکروں رنجوں اور پریشانیوں کا یہ وہ زمانہ تھا جس میں احمدیت کا سورج طلوع ہوا اور ایک عظیم الشان تحریک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ منصۂ شہود پر ابھری اور آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں اور بیان کردہ نشانات کی روشنی میں وہ ستارہ طلوع ہوا جس کے وجود کا ذرہ ذرہ اس بات کا گواہ تھا کہ اس نے جو کچھ پایا حضرت رسول اللہ ﷺ کے فیض سے ہی پایا۔ وہ آیا اور آنحضور ﷺ کی مدح اور عشق کے گیت گاتا ہوا آیا اور فضا اس نغمہ عشق اور اس جیسے سینکڑوں نغمات عشق سے مخمور و معطر ہو گئی:

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۝ (سورۃ النحل 16: 13)

ترجمہ: اور اس نے تمہارے لئے رات کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کیا۔ اور ستارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے بہت بڑے نشانات ہیں۔ (ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ان اجرام فلکی کی خدمت کا ثبوت یہ ہے کہ انسان کی بقا کے لئے انسان سورج اور چاند وغیرہ کا محتاج ہے۔ اور ان کے بغیر کرہ ارض پر اس کی حیات ممکن نہیں۔ اور اس کے علاوہ زمانے کی ابتدا سے ہی انسان وقت اور زمانے کی تعیین اور شمار کے لئے سورج اور چاند وغیرہ پر منحصر رہا ہے۔ اسی طرح ستاروں کے ذریعے رات کے اندھیروں میں اور سمندروں میں راہ تلاش کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔ پس یہ اجرام جسمانی امور میں مکمل طور پر انسان کی ہی خدمت پر مامور ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح یہ تمام اجرام روحانی امور میں بھی اللہ تعالیٰ کے نشانات بن کر انسان کی راہنمائی اور ہدایت کا کام سر انجام دیتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک عظیم الشان خدمت ہے جو ان اجرام کے سپرد کی گئی ہے۔ اس حوالے سے قرآن کریم نے خاص طور پر ستاروں کا ذکر فرمایا ہے کہ ستارے انسان کے لئے راہنمائی اور ہدایت کا موجب ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ۝ (سورۃ النحل 16: 17)

ترجمہ: اور بہت سے راہنمائی کرنے والے نشان، اور وہ ستاروں سے بھی راہنمائی لیتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۝ (سورۃ الانعام 6: 98)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو بنایا تا کہ تم ان کے ذریعے خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہدایت پاؤ۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان اجرام کو بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا باعث قرار دیا ہے۔ اپنی قدیم سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کی بعثت کے وقت میں ان اجرام میں نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ اور بعض حوادث ایسے ظاہر فرماتا ہے جس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ خدا کی خاص تقدیر حرکت میں ہے۔ مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے بھی اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ہر زمانے میں انبیا علیہم السلام کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ نے آسمانی نشانات بھی ظاہر فرمائے۔ اور سورج، چاند ستاروں نے بھی اپنے اپنے رنگ میں ان مامورین کی صداقت کی گواہی دی۔ آنے والے مسیح موعود کے لئے آنحضور ﷺ نے مختلف نشانات کے ظہور کی پیشگوئی کی تھی جن میں سورج اور چاند کو ماہ رمضان کی مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کی پیشگوئی، طاعون کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی، دجال کے ظہور کی پیشگوئی اور دیگر نشانات کے ظہور کی پیشگوئیاں ہیں جن میں سے ایک پیشگوئی ستارہ ذوالسنین کے ظہور کی بھی ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مسیح موعود کے لئے ایک نشان کے طور پر ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ یہ تمام نشانات بشمول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان 1882ء کا ذوالسنین ستارہ نہایت عظیم الشان رنگ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی موعود کی صداقت کے طور پر اپنے وقت مقررہ پر پورے ہوئے۔

ستارہ ذوالسنین جسے انگریزی زبان میں THE GREAT COMET OF 1882 بھی کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں اس کو مختلف نام دیئے جاتے ہیں جو کہ اس کی PHYSICAL APPEARANCE یعنی جسمانی

ساخت کے متفرق اجزاء کو واضح کرتے ہیں چنانچہ اسے :

ذوالسِنین مدتوں بعد نکلنے والا ستارہ

ذوالسِنین دو دانتوں والا ستارہ

ذوالِلحیین دو داڑھیوں والا ستارہ

ذو ذنب دم دار ستارہ

ذو قرن دو سینگوں والا

دم دار ستارے میں اکثر حصہ برف پر مشتمل ہوتا ہے نیز خاک اور پتھر وغیرہ کا ملبہ بھی ہوتا ہے اس کے علاوہ گیسیں مثلاً methane+ammonia+carbon mono oxide+carbon dioxide وغیرہ بھی موجود ہوتی ہیں اور سورج سے دور یہ گیسیں جمی ہوئی حالت میں ہوتی ہیں۔دم دار ستارے چند سو میٹر سے لے کر 40 کلومیٹر سے کچھ اوپر سائز کے ہوتے ہیں۔ دم دار ستارے بہت بڑی تعداد میں نظام شمسی میں پائے جاتے ہیں۔یہ سورج کے گرد بیضوی مدار ELLIPTIC (ORBIT) میں گھومتے ہیں۔ زیادہ وقت سورج سے دور ہوتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔ جب سورج کے قریب آتے ہیں تو دم دار ستارے کی شکل میں نظر آتے ہیں۔اس چکر کے ایک سرے پر یہ سورج کے بالکل قریب سے گزرتے ہیں اور دوسری انتہا پر یہ سورج سے بہت دور نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض سورج کے گرد موجود تمام سیاروں سے بھی دور نکل جاتے ہیں اور پھر دوبارہ سورج کے بالکل قریب سے گزرتے ہیں۔جن دم دار ستاروں کا محور چھوٹا ہوتا ہے وہ یہ محور بیس سال سے کم عرصہ میں مکمل کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو کہ یہ محور دو سو سال کے عرصہ میں پورا کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ سورج کے گرد اپنا چکر ہزاروں سالوں میں مکمل کرتے ہیں۔جن دم دار ستاروں کے درمیانی دور دو سو سال سے کم ہوتے ہیں ان کو SHORT PERIOD COMETS کہتے ہیں اور جن کے درمیانی دور دو سو سال سے زیادہ ہوتے ہیں ان کو LONG PERIOD COMETS کہتے ہیں۔ نظام شمسی میں موجود بے شمار دم دار ستاروں میں سے بہت تھوڑی تعداد ہوتی ہے جسے ہم زمین سے بغیر دوربین یا دیگر آلات کی مدد سے دیکھ سکتے ہیں۔بعض دم دار ستارے سورج سے اتنا دور نکل آتے ہیں کہ وہ ہمارے نظام شمسی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جاتے ہیں اور بعض سورج کے قریب سے گزرتے ہوئے ختم ہو جاتے ہیں۔ جب یہ دم دار ستارے نظام شمسی کے اندر کے حصہ سے گزرتے ہیں تو سورج کی شعاعوں کے اثر سے ان سے بخارات اٹھتے ہیں جو کہ دم دار ستارے کے ارد گرد ایک روشن ہالہ بناتے ہیں جسے COMA کہا جاتا ہے۔ یہ ہالہ بہت بڑے حجم کا بھی ہو سکتا ہے۔اور چونکہ یہ دم دار ستارے مستقل حرکت میں ہوتے ہیں اس لئے ان دم دار ستاروں کے پیچھے ایک دم بن جاتی ہے جو کئی لاکھ کلومیٹر لمبی بھی ہو سکتی ہے۔ بسا اوقات ایک دم دار ستارے کی دو دمیں بھی نظر آتی ہیں۔ایک دم اٹھنے والی گیس سے بنتی ہے اور دوسری دم دمدار ستارے سے اٹھنے والی گرد سے بنتی ہے۔

دنیا کے ہر خطے میں آسمانی اجرام سے متعلق مختلف اعتقادات پائے جاتے ہیں۔لیکن ان اعتقادات میں بہت تضاد ملتا ہے۔لیکن دمدار ستارے کے حوالے سے یہ بات نہایت حیران کن ہے کہ تقریباً دنیا کے ہر حصے میں ان کے متعلق پایا جانے والا اعتقاد ایک ہی جیسا تھا۔خواہ وہ چین کے علم پسند لوگ ہوں، یا صحرائے عرب کے بادیہ نشین (NOMADS)۔ یورپ کی مہذب قومیں ہوں یا جزائر کے رہنے والے توہم پرست۔ان سب نے دمدار ستارے کو ایک ہی نظر سے دیکھا اور سمجھا۔یعنی تباہی، بربادی، ہلاکت!!!۔

اس خیال کا اثر ایسا گہرا تھا کہ دمدار ستارے کے طلوع کے لئے آج بھی جو لفظ انگلش میں استعمال کیا جاتا ہے۔

Apparition [appe rsh'n] ہے۔اس کا مطلب کسی بدروح کی آمد یا کسی ماورا الطبیعیاتی چیز کا ظاہر ہونا ہے۔

اسی طرح عرب کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دمدار ستاروں کے متعلق ان کا اعتقاد بھی کچھ الگ نہیں تھا۔آنحضرت ﷺ کی آمد تک بھی ان کا اعتقاد یہی تھا کہ دمدار ستارے کسی بڑے شخص کی وفات یا پیدائش کا نشان ہوتے ہیں۔

حدیث کی ایک مستند کتاب مسند احمد بن حنبل میں یہ روایت مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔(عبدالرزاق بیان کرتے ہیں کہ یہ انصار صحابہ تھے۔) تو اسی اثناء میں ایک عظیم ستارہ جھڑا جو بہت روشن ہو گیا۔تو رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جب زمانہ جاہلیت میں ایسا ہوتا تھا تو تم لوگ اس بارہ میں کیا کہتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ کوئی عظیم شخص پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم شخص فوت ہوا ہے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت یا زندگی کے لئے نہیں نکلتے بلکہ جب ہمارا رب کسی بات کا فیصلہ فرماتا ہے تب ان کا ظہور ہوتا ہے۔

دمدار ستارے کی تاریخ کا ایک اہم حصہ یہ بھی ہے کہ اسے ہر زمانے میں مختلف واقعات سے جوڑا جاتا رہا ہے۔

ایک یورپی مصنف و محقق نے اسے یوں بیان کیا کہ:

(دمدار ستارہ) دنیا کے لئے قحط، طاعون اور جنگ کی علامت، بادشاہوں کے لئے موت کا نشان، مملکتوں کے لئے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا پیش خیمہ، ریاستوں کے لئے یقینی نقصان، مویشی بان کے لئے مویشیوں کی ہلاکت، کسان کے لئے غیر مفید موسم، کشتی رانی کرنے والوں کے لئے سمندری طوفان اور شہروں کے لئے خانہ جنگی کا پیغام!!!

آنے والے مسیح اور مہدی کے لئے آنحضور ﷺ نے متعدد احادیث میں ستارہ ذوالسِنِین کے طلوع ہونے کو نشان قرار دیا۔

اسی طرح ایک اور روایت میں بھی اس نشان کے ظاہر ہونے کا ذکر ان الفاظ میں درج ہے:

اَلَا وَ اِنَّ لِخُرُوْجِہٖ عَلَامَاتٌ عَشَرَۃٌ اَوَّلُھَا طُلُوْعُ الْکَوْکَبِ ذِی الذَّنَبِ۔

ترجمہ: اور اس کے (مہدی) کے ظہور کی دس علامات ہیں جن میں سے پہلی علامت دمدار ستارے کا طلوع ہونا ہے۔

(بحار الانوار مؤلفہ حضرت شیخ باقر مجلسی ۔مطبوعہ دار احیا التراث بروت لبنان، جز الثانی والخمسون (52)، صفحہ 268، تاریخ الامام الثانی عشر، باب علامات ظہورہ من السفیانی والدجال)

احادیث میں مذکور اس نشان کا تذکرہ گاہے گاہے مختلف زمانے کے جید اور محقق علمائے کرام نے بھی کیا ہے اور اس کو مہدی کے لئے ایک اہم نشان قرار دیا ہے۔اور ان کا اس نشان کو بیان کرنا انہیں احادیث کی روشنی میں ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں مذکور ہے کہ:

اور ان (آخری زمانے کے علامات) میں سے یہ بھی ہے کہ دمدار ستارہ ظاہر ہوگا۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان! جب بادشاہ دکھاوے کے لئے حج کریں گے۔اور امیر لوگ تجارت کے لئے، اور مساکین صلۂ جوئی کی خاطر اور عالم لوگ دکھاوے کے لئے اور اس لئے حج کریں گے کہ لوگ ان کی باتیں کریں تو اس وقت دمدار ستارہ ظاہر ہوگا۔

اس روایت میں بھی آنحضرت ﷺ کی زبانی مہدی و مسیح کے زمانے میں اس نشان کے ظاہر ہونے کا بعض دیگر علامات کے ساتھ ذکر ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے علماء نے بھی اس علامت کا ذکر اپنی کتب میں کیا ہے۔ان میں سے قابلِ ذکر کتاب ''حجج الکرامہ'' ہے جو کہ نواب صدیق حسن خان

صاحب کی تصنیف ہے۔اوراس کتاب میں انہوں نے اس علامت کا ذکر کرنے کے بعد اسلامی تاریخ کے حوالے سے مختلف سالوں میں طلوع ہونے والے دمدار ستاروں پر تفصیلی بحث کی ہے۔

اس کے علاوہ نواب صدیق حسن خان صاحب کے صاحبزادے اور اپنے زمانے کے جید عالم جناب نور الحسن خان صاحب نے بھی اپنی کتاب ''اِقْتِرَابُ السَّاعَة'' میں اس نشان کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے کہ:

قَرْنُ ذِی السِّنِیْنُ نکلے گا۔

(اِقْتِرَابُ السَّاعَة۔مطبوعہ مطبع مفید عام، آگرہ۔صفحہ 67)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ اس نشان کو ہمیشہ سے ہی حضرت مسیح ومہدی کے لئے ایک اہم نشان مانا جاتا رہا ہے۔اور ہر زمانے کے علماء نے اس نشان کا ذکر کر کے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ یہ دراصل آنحضرت ﷺ کا بتایا ہوا نشان ہی ہے۔بعض علماء نے اس نشان کو بہت تفصیل سے اور کھول کر بھی بیان کیا ہے۔ان بزرگانِ دین میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کا نام بھی ہے۔انہوں نے اپنے ایک مرید کے استفسار پر اس نشان کی تفصیل اس کو لکھ کر بھیجی۔جو کہ ان کے مطبوعہ مکتوبات میں موجود ہے۔وہ فرماتے ہیں:

''جاننا چاہئے کہ جب عباسی بادشاہ جو کہ حضرت مہدیؑ کے ظہور کے مقدمات میں سے ہوگا خراسان پہنچے گا تو مشرق کی جانب سے دو دانتوں والی ایک شاخ طلوع ہوگی۔اور حاشیہ میں لکھا ہے کہ یعنی نورانی ستون کہ جس کے دو سر ہوں گے۔اور اس کا پہلا طلوع حضرت نوحؑ کی قوم کے ہلاک ہونے کے وقت ہوا تھا۔پھر حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں طلوع ہوا تھا۔جب کہ ان کو کافروں نے آگ میں پھینکا تھا۔پھر فرعون اور اس کی قوم کی غرقابی کے وقت ظاہر ہوا تھا۔پھر جب حضرت یحییٰؑ قتل ہوئے اس وقت ظاہر ہوا۔

ستارہ ذُوالسِّنِیْنُ قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور اور آپ کی صداقت کے لئے 1882ء میں طلوع ہوا۔ 1882ء ہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجددیت اور ماموریت کا پہلا الہام ہوا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا:

یَا أَحْمَدُ، بَارَکَ اللّٰہُ فِیْک ، مَارَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآن، لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آباؤُھُمْ،وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلَ الْمُجْرِمِیْنَ

(تذکرہ،صفحہ 35۔الہام درسال 1882ء،ایڈیشن ہفتم،مطبوعہ قادیان)

ترجمہ: اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کئے۔تا کہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔

حیرت انگیز طور پر اس الہام میں خدا تعالیٰ نے اس COMET کے نشان کو اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے کہ یہ نشان خدا تعالیٰ نے بذات خود اے احمد علیہ السلام آپ کے لئے تمام دنیا پر ظاہر فرمایا ہے اور مزید برآں اس کی تخصیص ما رمیت اِذ رمیت ولٰکِن اللہ رمی کے الفاظ سے فرمائی ہے کہ یہ پے در پے آسمان پر جو تم شہب ثاقبہ کی بوچھاڑ کا نظارہ دیکھ رہے ہو یہ تمہاری صداقت کے لئے وعدوں کے موافق خدا تعالیٰ نے آسمان پر ظاہر فرمایا ہے۔گویا خدا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اور تائید کے لئے آسمان سے زمین پر اتر آیا تھا اور آپ کے لئے نشانات کا ایک سلسلہ خود خدا نے جاری فرما دیا تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے اور حق اور باطل میں واضح فرق ہو جائے۔کیا یہ انسان کے بس کی بات ہے کہ وہ دعویٰ کرے اور اس کے دعویٰ کی تائید میں آسمان بھی نشان دکھائے اور زمین بھی۔کیا ایسا شخص نعوذ باللہ جھوٹا ہو سکتا ہے؟

چنانچہ یہ ستارہ ایک عظیم الشان نشان کی صورت میں جس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا آپ کے دعوی کی تائید اور آپ کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا اور اسے The Great Comet of 1882 کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ ایک نہایت غیر معمولی دمدار ستارہ تھا جو اپنی چمک دمک میں اپنی مثال آپ تھا۔ Great "Comet" ایک اصطلاح ہے۔اور یہ ہر ایسے دمدار ستارے کو کہا جاتا ہے جو غیر معمولی روشن ہو جائے، اور ماہرین فلکیات کے حلقے سے نکل کر عام عوام میں بھی پذیرائی اور مقبولیت حاصل کر لے۔

Great Comet of 1882 ستمبر 1882ء کے آغاز میں ہی نظر آنا شروع ہو گیا تھا۔یکم ستمبر کو اس ستارے کو Gulf Of Guinea میں اور Cape of Good Hope نامی مقام پر دیکھا گیا۔ 3 ستمبر 1882ء کو نیوزی لینڈ میں بھی یہ دمدار ستارہ نظر آیا۔اس کے بعد جلد ہی یہ ستارہ دنیا بھر کی رصد گاہوں سے دیکھا جانے لگا۔اور ماہرین فلکیات کی توجہ کا مرکز بن گیا۔اور اس وقت کے علم فلکیات کے تمام جریدے اس پر تحقیق اور نوٹس شائع کرنے لگے۔اس وقت یہ ستارہ سورج کی سمت میں اپنے محور کی انتہا کی جانب بڑھ رہا تھا۔شروع کے دنوں میں اس کی چمک میں اضافہ ہونے لگا۔شروع کے دنوں میں اسے انگلستان کی رصد گاہوں سے دیکھنا مشکل ہو گیا تھا۔کیونکہ بادلوں کی وجہ سے اسے دیکھنا مشکل ہو گیا تھا۔لیکن جنوبی یورپ یعنی اٹلی اور سپین وغیرہ اور الجزائر میں اسے آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔اس دمدار ستارے میں ماہرین فلکیات کی دلچسپی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب انگلینڈ میں گھنے بادلوں کے باعث اسے دیکھنا مشکل ہو گیا تھا تو ایک ماہر فلکیات Maurice Mallet غبارے کے ذریعے سے بادلوں سے اوپر گئے تا کہ وہ اس دمدار ستارے کا مشاہدہ کر سکیں۔پہلے تو یہ دمدار ستارہ صرف طلوع آفتاب سے قبل نظر آتا تھا اور دن کی روشنی میں غائب ہو جاتا تھا۔لیکن جلد ہی اس کی چمک اتنی بڑھ گئی اور یہ اتنا نمایاں ہو گیا کہ دن کے وقت جب سورج پوری طرح چمک رہا ہوتا تھا تو بھی اس کو زمین سے باآسانی دیکھا جا سکتا تھا اور اس کی چمکدار دم بھی نہایت نمایاں تھی۔ 17 ستمبر کو سپین میں Reus کے مقام پر لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ یہ دمدار ستارہ اتنا روشن اور نمایاں ہو چکا تھا کہ سورج کی روشنی میں بادلوں کے پیچھے سے بھی دکھائی دے رہا تھا۔

جب یہ ستارہ اپنے محور کی انتہا یعنی سورج سے اپنے نزدیک ترین مقام کو عبور کر چکا تھا تو اس کی چمک میں کمی آنے لگی لیکن اس کے باوجود فروری 1883ء تک اس کو بغیر کسی آلے کی مدد سے دیکھا جاتا رہا۔آخری مرتبہ اسے قرطبہ، سپین میں یکم جون 1883ء کو دیکھا گیا اور اس کے بعد یہ تاریخی دمدار ستارہ نظر آنا بند ہو گیا۔

1882ء میں طلوع ہونے والا یہ دمدار ستارہ اتنا غیر معمولی روشن تھا کہ اس کی چمک منفی Magnitude 17 تھی۔یاد رہے کہ چودھویں کے چاند کا Magnitude منفی 14 ہوتا ہے۔اس لحاظ یہ سے دمدار ستارہ بدر یعنی چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ روشن تھا۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حدیث میں مذکور الفاظ ھُوَ نَجْمٌ یَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ وَیُضِیئُ ءَ لِاَھْلِ الْاَرْضِ کَاِضَاءَ ةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْر'' کی طرف دھیان جاتا ہے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ستارہ ایسا روشن ہوگا جیسا چودھویں کا چاند۔پس مخبر صادق آنحضرت ﷺ کی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گویا آپؐ کو مکمل طور سے اس نشان کا علم دیا اور آپؐ نے اس کو اس

رنگ میں بیان فرما دیا کہ اس نشان کے پورے ہونے پر فوراً آنحضرت ﷺ کے قول کی طرف انسانی ذہن منتقل ہوجاتا ہے۔

اسی طرح انٹرنیٹ پر موجود ایک مقالے "The Bright Comet Chronicles" جو کہ John E. Bortle کی تالیف ہے، اس دمدار ستارے کا ذکر بایں الفاظ موجود ہے۔

"Brightes, most extraordinary comet in over 1,000 years."

ترجمہ: پچھلے ہزار سال میں نظر آنے والا سب سے روشن اور غیر معمولی دمدار ستارہ۔

پس ثابت ہوا کہ یہ دمدار ستارہ ضرور ایک نشان ہی تھا اور اس کی غیر معمولی چمک اور اہمیت اس کے نشان ہونے پر گواہ ہے۔ جس کو خاص طور پر پہلے سے احادیث میں بیان کر دیا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں جابجا اس نشان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب حجج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانی صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے ظہور کے وقت نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ 1882ء میں نکلا۔'' (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 330)

ایک اور نشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذوالسنین طلوع کرے گا۔ یعنی ان برسوں کا ستارہ جو پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام (برسوں) میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی طلوع ہوگیا ہے جس نے یہودیوں کے مسیح کی اطلاع آسمانی طور سے دی تھی۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ۔ جلد اوّل، جدید ایڈیشن، مطبوعہ 2003ء، صفحہ 31)

اسی طرح ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا کہ:

ایک یہ بھی پیشگوئی تھی کہ ان دنوں میں ذوالسنین ستارہ بھی نکلے گا۔ جو مسیح کے وقت اور اس سے پہلے نوح کے وقت میں نکلا تھا۔ اب سب کو معلوم ہے کہ وہ ستارہ نکل آیا اور انگریزی اور اردو اخباروں میں اس کا نکلنا شائع کیا گیا۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 281)

پھر مزید ایک مقام پر فرمایا کہ:

''تیسرا نشان ذوالسنین کا نکلنا ہے جس کے طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا۔ اور مدت ہوئی کہ وہ طلوع ہو چکا ہے۔ اسی کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 205)

حضرت سیدہ خیر النساء صاحبہ بنت حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحبؓ بیان کرتی ہیں کہ:

''ایک دن فجر کے وقت حضورؑ شہ نشین پر ٹہل رہے تھے۔ میں اور ہمشیرہ زینب اور والدہ صاحبہ نماز پڑھنے کے لئے گئیں تو آپ نے فرمایا۔ آؤ! تمہیں ایک چیز دکھائیں، یہ دیکھو، یہ دمدار تارا ہماری صداقت کا نشان ہے۔ اس کے بعد بہت سی بیماریاں آئیں گی۔ چنانچہ طاعون اس قدر پھیلا کہ کوئی حد نہیں رہی۔''

(سیرۃ المہدی، حصہ پنجم، روایت 1512) (حضرت ڈاکٹر سید عبدالحئی شاہ صاحب شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

پھر فرمایا:

''جو علامات مسیح موعود مقرر تھیں ان میں بہت سی پوری ہوچکیں جیسے کسوف خسوف کا رمضان میں ہونا جو دو مرتبہ ہوگیا۔ حج کا بند ہونا۔ ذوالسنین ستارہ کا نکلنا۔ طاعون کا پھوٹنا۔ ریلوں کا اجراء۔ اونٹوں کا بیکار ہونا وغیرہ۔''

(ملفوظات۔ جلد 2، تیسرا ایڈیشن، صفحہ 264)

پھر فرمایا:

''یہ خود کہتے تھے کہ صدی کے سر پر آنے والا ہے۔ پھر انہیں کی کتابوں میں لکھا ہوا تھا کہ کسوف وخسوف ہوگا۔ طاعون پڑے گی۔ حج بند ہوگا۔ ایک ستارہ جو مسیح کے وقت نکلا تھا نکل چکا ہے اونٹوں کی سواری بیکار ہوگئی ہے۔ اسی طرح سب علامتیں پوری ہوگئی ہیں، مگر ان لوگوں کا یہ کہنا کہ ابھی مسیح نہیں آیا یہ معنے رکھتا ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی پیشگوئی پوری نہ ہو۔''

(ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 129)

آج کل دمدار ستارہ طلوع ہوتا ہے۔ اس کے متعلق ایک شخص سے حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے بھی دمدار ستارے دیکھے ہیں۔ پھر فرمایا ضرور دیکھنا۔ آج ہی دیکھنا وہ ایک نہیں ہے دو ہیں۔ میں نے بھی دیکھے تھے۔ ایک چھوٹا ہے اور ایک بڑا ہے، تین بجے سے دکھائی دینا شروع ہوتا ہے۔ مفسروں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں جب بہت ستارے ٹوٹے تھے تو اس سے کچھ عرصہ بعد آنحضرت ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ جو ستارے وغیرہ ہوتے ہیں ان کا اثر زمین پر ضرور ہوتا ہے۔ میرے دعویٰ سے پہلے اس قدر ستارے ٹوٹے تھے کہ ایسی کثرت آگے کبھی نہیں ہوتی تھی۔ میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ ستاروں کی آپس میں ایک قسم کی لڑائی ہوتی تھی۔ کوئی سو دو سو ایک طرف تھے اور سو دو سو ایک طرف تھے۔ ہمارے لئے گویا وہ ایک پیش خیمہ تھے۔ اس طرف سے اس طرف نکل جاتے تھے اور اس طرف سے اس طرف نکل جاتے تھے۔ میرے خیال میں تو کسوف خسوف کا بھی خاص اثر زمین پر ہوتا ہے۔ دمدار ستارے کا پیدا ہونا ایک خارق عادت امر ہے۔ آسمان پر اس کا ظاہر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ زمین پر بھی ضرور کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوگا۔ یہ زمین کے لئے شہادتیں ہوتی ہیں۔ آئندہ زمین پر جو خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہوتے ہیں ان کے لئے یہ پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس طرف ہمیں الہام ہو رہے ہیں کہ آئندہ خارق عادت نشان ظاہر ہونے والے ہیں اور کل جو میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک ستارہ ٹوٹا ہے اور سر پر آ گیا ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ ضرور اس کی کوئی تعبیر ہوگی۔ ذوالسنین ستارہ کی نسبت جب نکلا تھا تو انگریزی اخبار والوں نے لکھا تھا کہ یہ وہی ستارہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں طلوع ہوا تھا۔''

(ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 213 نیا ایڈیشن)

ذُوالسِّنِیْن ستارہ جس کا نکلنا مہدی اور مسیح موعود کے وقت میں بیان کیا گیا تھا۔ ہزاروں انسانوں نے نکلتا ہوا دیکھا۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 306)

بھلا بتلائیں کہ میرے بغیر کس کے لئے بموجب حدیث دارقطنی کے کسوف وخسوف ہوا کس کے لئے بموجب حدیث صحیحہ کے طاعون پڑی۔ کس کے لئے ستارہ ذوالسنین نکلا۔

(تحفۃ الندوہ۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 100)

بموجب حدیث کے ستارہ ذوالسنین بھی مدت ہوئی کہ نکل چکا۔ (نزول المسیح۔ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 406)

یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں ستارہ ذوالسنین نکلے گا۔ اب انگریزوں سے پوچھ لیجئے کہ مدت ہوئی کہ وہ ستارہ نکل چکا ہے۔ (اربعین نمبر 3۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 399)

وَطَلَعَ ذُوالسِّنِیْنُ اور ذُوالسِّنِیْنُ ستارہ نے طلوع کیا۔

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 64)

اور وہ حوادث عرضی اور سماوی جو مسیح موعود کے ظہور کی علامات ہیں وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہوگئی ہیں۔ مدت ہوئی کہ خسوف وکسوف رمضان کے مہینے میں ہو چکا ہے اور ستارہ ذُوالسِّنِیْنُ بھی نکل چکا ہے

سورۃ النجم میں مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لئے یہ پیشگوئی

مذکور ہے کہ ایک ستارہ گرے گا اور دین کی عظمت دنیا پر ظاہر ہوگی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (سورۃ النجم (سورۃ 53: 2) ۔ ھوی کے معنی ہیں گرنا اور ہلاک ہوجانا۔ چنانچہ یہ ذُوْالسِّنِیْنُ ستارہ سورج کے اتنا قریب آیا کہ وہ سورج کو چھونے لگا اور اس نے SUNGRAZING COMET کا بھی لقب پایا۔ نیز سورج سے اس قدر قریب ہونے کے نتیجہ میں اس کے ٹکڑے ہوگئے۔

جماعت احمدیہ کے ایک معروف سکالر پروفیسر ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ نکتہ پیش کیا تھا کہ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (سورۃ النجم 53: 2) کی پیشگوئی دم دار ستارے کے نشان کے ذریعہ پوری ہوئی تو حضورؒ نے ان کے استنباط سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''قرآن مجید میں دم دار ستارے کی پیشگوئی کے متعلق ایک آیت سے آپ نے جو استدلال کیا ہے وہ بالکل درست ہے خود میرا بھی یہی خیال ہے۔''

اور جیسے ظاہری طور پر یہ ستارہ سورج میں گر کر سورج کا ایک حصہ بن گیا اسی طرح روحانی طور پر بھی ظہور میں آیا کہ جس مسیح اور مہدی کے لئے یہ نشان ظاہر ہوا وہ بھی آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جن کو خدا تعالیٰ نے سراجاً منیرًا یعنی نہایت روشن سورج کا خطاب دیا، حضرت اقدس علیہ السلام نے انہیں کی محبت میں کلیۃً فنا ہوکر مسیح موعود و مہدی موعود کا مقام و مرتبہ پایا اور آپؑ کا تمام وجود گویا فنا اختیار کر گیا چنانچہ آپؑ اس کا اظہار اپنے ایک شعر میں یوں کرتے ہیں:

جان و دِلم فِدائے جمالِ محمد است
خاکم نِثار کوچہ آل محمد است

ترجمہ: میری جان اور دل محمد مصطفیٰ ﷺ کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آل محمد ﷺ کے کوچے پر قربان ہے۔

اس نشان کے بیان کرنے کے بعد یہ بتانا نہایت ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش، دورانِ زندگی اور وفات پر جس کثرت سے دم دار ستاروں اور شہب ثاقبہ کا ظہور ہوا اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ ستارہ ذوالسنین کے نشان کے علاوہ درج ذیل دم دار ستاروں کا ظہور ہوا:

Halley's Comet 1835

یہ دم دار ستارہ موجودہ مشاہدات کی رو سے 1835ء میں ظاہر ہوا تھا۔ اور یہی سن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کا ہے۔ یہ ستارہ دنیا کے مشہور ترین دم دار ستاروں میں سے ہے۔

پس اس موقع پر اس دم دار ستارے کا ظاہر ہونا اس بات کی علامت تھا کہ مسیح کے آنے کا وقت اب نزدیک آ گیا ہے۔ اور خود بڑی تعداد میں عیسائیوں نے اس خیال کو ظاہر کیا کہ شاید یہ مسیح کی آمد ثانی کا ہی وقت ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک اہم موڑ وہ تھا جب آپ کو ذہنی طور پر ایک جماعت کی تیاری کے لئے تیار کیا گیا۔ اور آپؑ کو یہ خوشخبری دی گئی کہ عنقریب تجھے ایک جماعت دی جائے گی۔

حضور علیہ السلام کو 1874ء میں الہام ہوا تھا کہ آپ کو جماعت دی جائے گی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا۔ وہ نان اس نے مجھے دیا اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ یہ اس زمانے کی خواب ہے جب کہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا۔ اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنالیا ہے۔'' (تذکرہ، صفحہ 14)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت شاندار کارنامہ براہین احمدیہ کی تصنیف تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب ہر جانب سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک غیرت مند پہلوان کی طرح میدان میں اترے اور ہر مقابل کو پسپا کیا۔ اور اسلام کا ایسا شاندار دفاع کیا کہ اپنے اور پرائے اس کی داد دئے بغیر نہ رہ سکے۔ بڑے بڑے اخبارات میں اس پر ریویو لکھے گئے اور اس کتاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گوشۂ عدم سے نکال کر اسلام کے محبوں کی آنکھوں کا تارا بنا دیا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں چیلنج کیا کہ گزشتہ 13 صدیوں میں کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جس نے اس قدر شاندار دفاعی خدمت سرانجام دی ہو۔

حضرت مولانا محمد احسن امروہی صاحبؓ نے اپنی کتاب مِسک العارِف کے صفحہ 18 پر ایک دم دار ستارے کا تذکرہ کیا ہے جو کہ 1896ء میں طلوع ہوا تھا۔ یاد رہے کہ یہ وہ سال تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی دو معرکۃ الآراء کتب ''مسیح ہندوستان میں'' اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تصنیف فرمائیں۔ اور یہ اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اور آپؐ کے غلام صادق کی عظیم الشان فتح کا سال تھا۔ اس سال میں بھی دم دار ستارے کا طلوع ہونا غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

یوں تو دم دار ستاروں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آسمان کو زینت بخشی ہی تھی۔ لیکن اس کے علاوہ آپؑ کی وفات کے معاً بعد دم دار ستارے سے ہونے والا معلوم انسانی تاریخ کا سب سے بڑا Impact Event پیش آیا۔ جسے Tunguska Event کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اس کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ 30 جون 1908ء کو روس میں Podkamennaya Tunguska نامی دریا کے پاس (جسے اب Krasnoyarsk Krai کہا جاتا ہے) صبح سات بج کر چودہ منٹ پر ایک دھماکہ سنا گیا جو کہ ایک دم دار ستارے کے باقیات کے زمین کے اوپر پھٹنے سے ہوا۔ بہت ساری تحقیقات میں اس دم دار ستارے کا سائز تقریباً 100 میٹر بیان کیا گیا ہے۔ یہ زمین سے تقریباً 5 سے 10 کلومیٹر کی بلندی پر فضا میں ہی دھماکے سے پھٹ گیا تھا۔ یہ معلوم انسانی تاریخ میں کسی دم دار ستارے کے ذریعے سے زمین پر ہونے والا سب سے بڑا دھماکہ تھا۔ اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس پر تقریباً ایک ہزار کے قریب تحریرات لکھی گئیں جن کے لکھنے والوں میں نامور سائنسدان اور ماہرین فلکیات وارضیات بھی شامل تھے۔

گو کہ یہ دم دار ستارہ فضا میں کچھ بلندی پر ہی پھٹ گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس سے ہونے والے دھماکے کا اثر اس قدر شدید تھا کہ کئی سو کلومیٹر دور تک بھی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور لوگ گر پڑے۔ یہ دھماکہ کس شدید نوعیت کا تھا اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاتا ہے کہ اس کی شدت کا اندازہ ہیروشیما پر گرائے جانے والے ایٹم بم سے تقریباً ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔ اس کے گرنے سے تقریباً 2,150 مربع کلومیٹر کے رقبے سے درختوں کا صفایا ہوگیا۔

(باقی صفحہ 33)

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے بیالیسویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر ایئر پورٹ مسس ساگا میں دوسرے روز 7 جولائی 2018ء کو مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ایک نہایت عالمانہ ایمان افروز تقریر کی۔ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ"

(سورۃ التوبہ 33:9، سورۃ الفتح 29:48، سورۃ الصف 10:61)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے دین (کے ہر شعبہ) پر غالب کر دے۔ خواہ مشرک بُرا منائیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس امّت میں آنے والے مسیح کے بارہ میں فرمایا تھا:

"يُهْلِكَ اللّٰهُ فِی زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَام"

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الملاحم، باب خروج الدّجال ومسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 437)

کہ اس (مہدی) کے وقت میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا باقی تمام ملّتوں کو ہلاک کر دے گا۔ اپنی اس پیشگوئی میں رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے دور میں اسلام کے مقابل پر دیگر مذاہب کی ترقی کے رک جانے اور ان کی حتمی شکست کی خبر دی ہے۔

اسی پیشگوئی کی تصدیق کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان اشعار میں فرمایا ہے کہ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
ہو رہے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

سامعین کرام! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے: "آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

(لفظ 'احرار' 'حرّ' کی جمع ہے۔ اس کے معنے آزاد شخص کے ہیں جو کسی کا غلام نہ ہو۔)

حضرت امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:

"رُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ هٰذَا وَعْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بِاَنَّهٗ تَعَالٰی يَجْعَلُ الْاِسْلَامَ عَالِيًا عَلٰی جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَ تَمَامُ هٰذَا اِنَّمَا يُحْصَلُ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰی وَ قَالَ السُّدِّيُّ ذٰلِكَ عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَهْدِيِّ۔"

(التفسیر الکبیر للرّازیؒ، تفسیر سورۃ التوبہ زیر آیت ھذہٖ، الوجہ الثانی)

کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا اور وعدے کی تکمیل مسیح موعود کے وقت میں ہو گی۔ اور سُدّی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ مہدیؑ کے زمانے میں ہو گا۔

تقریباً یہی بات تفسیر قرطبی میں بھی سورۃ التوبہ کی اس آیت کے تحت لکھی ہے۔

امام الوسیؒ اپنی تفسیر 'روح المعانی' میں سورۃ التوبہ کی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"وَذٰلِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَام"

(تفسیر روح المعانی۔ الجزء 10۔ سورۃ التوبہ زیر آیت ھذہٖ)

کہ دیگر تمام ادیان پر یہ غلبہ مسیح علیہ السلام کے نزول کے وقت ہو گا۔

پھر اسی تفسیر میں سورۃ الفتح کی اس آیت کی تفسیر میں وہ لکھتے ہیں:

"وَ قِيْلَ اَنَّ تَمَامَ هٰذَا الْاِعْلَاءِ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰیؑ"

(تفسیر روح المعانی۔ الجزء 26۔ سورۃ الفتح زیر آیت ھذہٖ)

کہ اس غلبے کی تکمیل نزول عیسیٰؑ کے وقت ہو گی۔

امام ابن جریرؒ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: دینِ اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے وقت ہو گا۔

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہیدؒ اپنی معرکہ آراء تصنیف "منصبِ امامت" میں آیت کریمہ "هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی" درج کر کے تحریر فرماتے ہیں:

"ظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمانِ پیغمبرؐ وقوع آمدہ و اتمام آں از دستِ حضرت مہدی واقع خواہد گردید۔"

(منصبِ امامت۔ آئینۂ ادب چوک مینار انارکلی لاہور، 1967ء، صفحہ 70)

کہ یہ بات ظاہر ہے کہ ظہورِ دین کی ابتداء پیغمبر ﷺ کے زمانے میں ہوئی اور اس کی تکمیل حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہو گی۔

(اردو ترجمہ از حکیم محمد حسین علوی مطبوعہ گیلانی پریس۔ ہسپتال روڈ لاہور 1949ء، صفحہ 76)

پھر آپؒ آیتِ کریمہ "قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا" کے تحت لکھتے ہیں:

"ظاہر است کہ تبلیغِ رسالت بہ نسبت جمیعِ ناس از آنجناب متحقق نہ گشتہ بلکہ امرِ دعوت از شروع گردید یوماً فیوماً بواسطۂ خلفائے راشدین و ائمۂ مہدیین رُو بہ تزاید کشیدتا اینکہ بواسطۂ امام مہدی باتمام خواہد رسید۔"

(منصبِ امامت۔ مطبوعہ آئینۂ ادب چوک مینار انارکلی لاہور، 1967ء، صفحہ 71)

کہ ظاہر ہے کہ تبلیغ رسالت تمام انسانوں کی نسبت آنجناب سے ثابت نہیں بلکہ امرِ دعوت حضور ﷺ سے شروع ہو کر یوماً فیوماً خلفائے راشدین اور ائمہ مہدیین کے واسطہ سے ترقی کو پہنچا۔ یہانتک کہ امام مہدی علیہ السلام کے واسطہ سے تکمیل پائے گا۔

(اردو ترجمہ از حکیم محمد حسین علوی مطبوعہ گیلانی پریس۔ ہسپتال روڈ لاہور، 1949ء، صفحہ 77)

تفسیر قادری میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: تا کہ غالب کر دے اس دین کو عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ سب دین و ملّت پر حضرت عیسیٰ کے اترنے کے وقت۔ (تفسیر قادری، جلد 2، صفحہ 538 زیر آیت ہذہٖ)

اور شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

"اِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ الْقَائِمِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْاِمَامُ يُظْهِرُهُ اللّٰهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔"

(بحار الانوار، جلد 13، صفحہ 12 و تفسیر الصافی)

کہ یہ آیت قائم آل محمد یعنی مہدی کے بارے میں نازل ہوئی

ہے اور وہی امام ہے جسے اللہ تعالیٰ سب ادیان پر غلبہ عطا کرے گا۔
(بحار الانوار، شیعہ مجتہد ملّا باقر مجلسی کی مایہ ناز کتاب ہے اور شیعوں کے عقائد کی بنیادی کتابوں میں سے ایک ہے۔)

سامعین کرام!

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ وہ پاک اور عظیم وجود جس کے ذریعہ اسلام نے دیگر ادیان پر غالب آنا تھا۔اس نے خاص طور پر ''احرارِ یورپ'' کی بات کیوں کی ؟اس نے ایشیا، افریقہ وغیرہ کی بات کیوں نہیں کی؟

اگر اس دور کے حالاتِ زمانہ اور مذاہب و اقوام پر مجموعی نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ احرارِ یورپ کی بات کرنے کی وجہ یہ تھی کہ گزشتہ صدی میں عیسائی مغربی اقوام دنیا پر اپنے غلبہ اور تسلّط کی وجہ سے اپنے آپ کو تمام قوموں پر غالب اور سب ادیان پر بالا اور اعلیٰ سمجھتی تھیں۔پس مغربی اقوام کی عیسائی حکومتوں کے دنیا پر اس تسلّط اور غلبہ و اقتدار نے عیسائی پادریوں میں خاص طور پر اسلام کے خلاف ایک غیر معمولی ہیجان پیدا کر دیا تھا۔کیا یورپ اور کیا امریکہ، ہر ملک کے پادریوں نے اپنی اپنی تنظیم کے تحت مسلمانوں کو عیسائیت کی مشرکانہ تاریکیوں میں دھکیلنے اور فرزندانِ توحید کو تثلیث کا پرستار بنانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔انہوں نے دنیا میں جگہ جگہ تبلیغی مشن قائم کر دیئے تھے۔ان کا سب سے بڑا شکار مسلمان تھے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ تسلیم کرتے تھے۔یعنی زندہ نبی حضرت عیسیٰ علیہا السلام تھے اور رسول اللہ ﷺ نعوذ باللہ مردہ نبی تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ پر فضیلت کا یہ ہتھیار ایسا تھا کہ مسلمان جس کے پہلے ہی گھائل تھے، وہ اس کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رکھتے تھے۔اس بناء پر عیسائی مسلمانوں کو چند ٹانیوں میں عیسائیت میں داخل کر لیتے تھے۔پس اپنی تیز رفتار کامیابی اور مسلمانوں کی بے بسی کو دیکھ کر ان کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ انہیں یقین تھا کہ تھوڑے ہی عرصے میں اسلامی دنیا عیسائیت کی آغوش میں پناہ لے گی۔اور اسلام کا نام دنیا سے نابود ہو جائے گا۔اس کا اندازہ امریکہ کے ایک مشہور پادری مسٹر جان ہینری بیئروز (John Henry Barrows) کے ان لیکچروں سے لگایا جا سکتا ہے جو اس نے گزشتہ صدی کے نصف آخر میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں دیئے۔اس نے ''عیسائیت ایک عالمگیر مذہب'' (Christianity, The World Wide Religion) کے زیرِ عنوان اپنے ایک لیکچر میں اسلامی ممالک کے اندر عیسائیت کی عظیم الشان فتوحات پر فخر کرتے ہوئے اعلان کیا:

" I might sketch the movement in Mussalman lands, which has touched with radiance of the Cross the Lebanon and Persian mountains, as well as the waters of the Basphorus , and which is the sure harbinger of the day when Cairo and Demascuss and Teheran (sic)shall be the servants of Jesus, and when even the solitudes (sic) of Arabia shall be peirced, and Christ, in the person of his disciples, shall enter the Ka'bah of Mecca and the whole truth shall at last be there spoken, ' this is etarnal life that they might know Thee, the only true God and Jesus Christ whom thou hast sent."

(Barrows Lectures 1896-97, ' Christianity, The World Wide Religion', by John Henry Barrows, p. 42.)

''اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اُس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدّام سے آباد نظر آئیں گے۔حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکّہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا۔اور بالآخر وہاں اس حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ''ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں جسے تو نے بھیجا ہے۔''
(بیئرز لیکچرز، صفحہ 42)

خاص طور پر ہندوستان میں عیسائیت کو جو بے پناہ کامیابی حاصل ہو رہی تھی اس کی ایک جھلک پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر چالز ایچی سن کی 1888ء کی اس تقریر میں ملاحظہ فرمائیں۔وہ کہتا ہے:

''بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف توجہ کرنے کا موقع نہیں ملا، یہ سن کر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے، اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔''
(دی مشنز۔از آرکلارک مطبوعہ لنڈن صفحہ 234)

ے

''دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میّت را''
کہ ایک مردے کو پوجنے والوں کی دلیری تو دیکھو

ایک طرف عیسائی منادوں کے حوصلے اس قدر بلند تھے کہ آسمان کو چھو رہے تھے۔اور دوسری طرف امّت پر عجیب بے کسی اور بے بسی کے حالات ایسے تھے کہ ہندوستان میں مسلمان لاکھوں کی تعداد میں عیسائیت کی گود میں گر رہے تھے۔لوگ اس خیر امّت کو امّتِ مرحومہ قرار دے کر اس پر مرثیئے لکھ رہے تھے۔مولانا الطاف حسین حالیؔ اس زبوں حالی کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچنے پر مجبور ہوئے کہ:

پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغِ ویراں یہی ہے
(مسدّس مولانا حالیؔ)

ایک طرف یہ مایوسی، کسمپرسی اور شکست خوردگی کے منظر ہیں اور دوسری طرف آسمانی پانی سے سیراب یہ آواز ابھرتی ہے کہ:

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار
باغ میں ملّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

مسلمانوں پر یہ حالات کیوں آئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہیں کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

خدا نے پھر تمہیں ہے بلایا
کہ سوچو عزّتِ خیر البرایا
ہمیں یہ راہ خدا نے خود دکھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخزَی الْاَعَادِی

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منادی کی کہ:

’’یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اور یہ بھی پکّی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰؑ کے مرنے میں ہے۔‘‘

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 290)

پھر آپؑ نے مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

’’خوب یاد رکھو کہ بجز موتِ مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیمِ قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 17)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک بنیادی مقصد ’کسرِ صلیب‘ بھی تھا۔ یعنی صلیبی عقائد کا بطلان ثابت کر کے عیسائی اقوام کو چشمۂ توحید سے سیراب کرنا بھی تھا۔ چنانچہ آپؑ نے اپنے اس فریضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں اعلان فرمایا:

وَ وَاللّٰہِ اِنِّی اَکْسِرَنَّ صَلِیْبَکُمْ
وَلَوْ مُزِّقَتْ ذَرَّاتُ جِسْمِیْ وَ اُکْسَرُ

خدا کی قسم! میں ان کی صلیب کو ریزہ ریزہ کر کے رہوں گا خواہ اس خود میرے جسم ہی کا ذرّہ ذرّہ پس جائے اور میں ریزہ ریزہ ہو جاؤں۔

مگر ایسا نہیں تھا کہ اس عظیم الشان کاسرِ صلیبؑ کے جسم کے ذرّے پیسے جاتے اور وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ بلکہ اس کی تائید میں ہمارے ربِّ احد نے لازماً صلیب کو پاش پاش کرنا تھا۔ لہٰذا اس کاسرِ صلیبؑ نے اعلان فرمایا:

وَ قَدْ جَاءَ یَوْمُ اللّٰہِ فَالْیَوْمَ رَبُّنَا
یُدَقِّقُ اَجْزَاءَ الصَّلِیْبِ وَ یَکْسِرُ

اور خدا تعالیٰ کا دن آ گیا ہے اور آج ہمارا ربّ صلیب کو توڑ دے گا اور اس کے ٹکڑوں کو بھی پیس ڈالے گا۔

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 79)

آپؑ نے یہ بھی فرمایا:

اِنَّ الصَّلِیْبَ سَیُکَسَّرَنْ وَ یُدَقَّقَنْ
جَاءَ الْجِیَادُ وَ زَھَقَ وَقْتُ اَتَانِھِمْ
جَعَلَ الْمُھَیْمَنُ حِکْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ
فِیْ مَوْتِ عِیْسٰی قَطْعَ عِرْقِ جِرَانِھِمْ
یَا رَبِّ! اَرِنِیْ یَوْمَ کَسْرِ صَلِیْبِھِمْ
یَا رَبِّ! سَلِّطْنِیْ عَلٰی جُدْرَانِھِمْ

(نور الحق اوّل۔ روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 127-129)

کہ اب لازم ہے کہ صلیب توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دی جائے۔ اب تیز رَو اَصیل گھوڑے آ گئے ہیں اور ان کی گدھیوں کا وقت جا چکا ہے۔

خدائے مہیمن نے اپنی جناب سے یہ حکمت رکھی تھی کہ موتِ عیسیٰؑ ہی سے ان کے مذہب کو ذبح کیا جائے۔

اے میرے ربّ! مجھے ان کی صلیب کے ٹوٹنے کا دن دکھا۔ اور اے میرے ربّ! مجھے ان کی دیواروں پر غلبہ عطا فرما۔

آج اس جلسہ کے سامعین! ذرا دیکھیں تو سہی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا کہ ’’اے میرے ربّ! مجھے ان کی دیواروں پر غلبہ عطا فرما‘‘ کس طرح پوری ہو رہی ہے۔ مسیحی اقوام کے گھروں کی دیواریں مسیح محمدی کے شیروں کی کچھاریں بن رہی ہیں اور ان کے گرجے اور معبد جماعت احمدیہ کی مسجدیں بن رہی ہیں۔ صرف اسی ملکِ کینیڈا میں اب تک آٹھ کے قریب گرجوں کو جماعت خرید چکی ہے۔ ایک وقت تھا کہ ایک کہنے والے نے یہ کہا تھا کہ:

’’مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے‘‘

اور اب یہ حالت ہے کہ اگر میں یہ کہوں تو بجا ہوگا کہ:

گرجے اب مرثیہ خواں ہیں کہ عیسائی نہ رہے
یعنی تثلیث کے، پولوس کے شیدائی نہ رہے

باقی جہاں تک ان عیسائی ملکوں میں زمینوں اور مکانوں کی بات ہے تو ہزاروں گھر اور ہزاروں ایکڑ زمینیں جماعت اور احباب جماعت کی ملکیّت میں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ’’یَا رَبِّ! سَلِّطْنِیْ عَلٰی جُدْرَانِھِمْ‘‘ کس واضح اور غالب انداز میں پوری ہو رہی ہے۔

عیسائیت کے اس مقامِ فخر و تفاخر پر اور اس کے بامِ عروج پر کاسرِ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات یافتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرنے والوں کو متنبّہ کرتے ہوئے ان الفاظ میں دعوت دی کہ:

’’اے عیسائیو! یاد رکھو کہ مسیح ابن مریم ہرگز ہرگز خدا نہیں ہے۔ تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ خدا کی عظمت مخلوق کو مت دو۔ ان باتوں کے سننے سے ہمارا دل کانپتا ہے کہ تم ایک مخلوقِ ضعیف درماندہ کو خدا کر کے پکارتے ہو۔ سچے خدا کی طرف آ جاؤ تا تمہارا بھلا ہو اور تمہاری عاقبت بخیر ہو۔‘‘

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 55)

آپؑ نے فرمایا:

’’میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں اور بائیں تھے۔ جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے۔ اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ... اور وہ وقت دور نہیں کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔‘‘ (فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 11-13)

حضرت مسیحِ موعود و مہدی معہودؑ کی دعوتِ اسلام اور مذاہبِ عالم کو للکارا ایک آسمانی قرنا اور صورِ اسرافیل تھی جس کے ساتھ فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اتریں۔ اس نے ایک طرف اسلام کے مردہ جسم میں زندگی کی ایک زبردست روح پھونک دی تھی تو دوسری جانب نہ صرف یہ کہ عیسائیت کی ترقی کی رفتار کو اسی جگہ منجمد کر دیا تھا بلکہ صلیبی افواج تابِ مقابلہ نہ لا کر بدحواس ہو گئیں اور وہ پسپا ہو کر اپنے وطن لوٹنے پر مجبور ہو گئیں۔ اسلام کو مٹا دینے کے ان کے سارے منصوبے خاک میں مل گئے اور مسیحِ محمّدی کے ذریعہ اسلام کی ابھرتی ہوئی نئی قوّت و طاقت نے ان کو بہت جلد احساس دلا دیا کہ صلیبی مذہب اب شکست و ریخت سے دوچار ہو چکا ہے۔ چنانچہ دہلی کے ایک مشہور عالم دین مولوی نور محمد صاحب نقشبندی چشتی مالک اصح المطابع دہلی نے مولوی شاہ رفیع الدین اور مولوی اشرف علی تھانوی کے ترجموں پر مشتمل دو جلدوں والا قرآن کریم شائع کیا۔ اس قرآن کریم کے دیباچہ میں انہوں نے یہ حقیقت افروز تاریخی گواہی قلمبند کرتے ہوئے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے ذریعہ عیسائیت کے مقابل پر اسلام کی اس نمایاں فتح کا ذکر حسبِ ذیل ولولہ انگیز پر جوش الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

’’اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے

روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہوکر بڑا تلاطم برپا کیا۔ ... حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاءؑ کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہوکر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کرلو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔''

(دیباچہ قرآن صفحہ 30 از حافظ نور محمد نقشبندی چشتی۔ اصح المطابع دہلی)

انہوں نے یہ جو لکھا تھا کہ ''اس (یعنی مسیح موعود علیہ السلام) نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔'' یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں تھی اور نہ ہی کوئی نعرہ بازی تھی۔ خود لندن سے اس پسپائی اور شکست کا علان ہو رہا تھا۔

چنانچہ 1894ء میں پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی جس میں لارڈ بشپ آف گلوسیسٹر دی رائٹ ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ (LORD BISHOP OF CLOUCESTER, THE RIGHT REVEREND CHARLES JOHN ELLICOT) نے نہایت درجے شکست وتشویش کا اظہار کرتے ہوئے پوری مسیحی دنیا کو مطلع کیا کہ:

"I learn from those who are exprienced in these things that there is now a new kind of Mohammadanism showing itself in many parts of our empire in India, and even in our own island here at home, Mohammadanism now speaks with reverence of our blessed Lord and Master, but is not the less more intensely monotheistic than ever. It discards many of these usages which have made Mohammadanism hateful in our eyes, but the False prophet holds his place no less pre-eminently than before. Changes are plainly to be recognised; but Mohammadanism is not the less aggressive, and alas! aggressive, and alas! to some minds among us (God grant that they be not many) even additionally attractive.

(The Official report of the Missionary Conference of the Anglican communion.1894, page 64)

ترجمہ: ''اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے۔... اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا حامل بھی ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔''

سامعین کرام!

ملاحظہ فرمائیں کہ 1888ء میں پنجاب کے لیفٹننٹ گورنر چالنر ایچی سن نے یہ تقریر کی تھی کہ:

''جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے، اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتار سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔''

اس کے اس بیان کے صرف چھ سال بعد یہ حالت ہو رہی تھی کہ لارڈ بشپ آف گلوسیسٹر دی رائٹ ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ یہ سیاپا کر رہا تھا کہ:

''اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا حامل بھی ہے۔ افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔''

سامعین کرام!

جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائی تھی کہ:

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
ہو رہے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

وہی بات آرچ بشپ نے دوہرائی ہے کہ ''ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔''

اس کے اس بیان کی سچائی کے ثبوت یہ ہیں کہ آسٹریلیا کے Mr. C. F. Sievwright نے 1903ء میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شرفِ ملاقات پایا، بیعت کی اور آپ کو حضرت عبدالحق اسلامی نام دیا گیا۔

امریکہ کے Mr. Webb، 1886ء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے رابطے میں تھے اور آپؑ کی تحریروں کی وجہ سے مسلمان ہو گئے۔ وہ بعض وجوہات کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت تو نہ کر سکے مگر دوسروں کو احمدیت کی تبلیغ کرتے تھے۔ ان کے ذریعہ امریکہ کے Mr. Anderson احمدیت سے متعارف ہوئے اور 04-1903ء میں حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئے۔

ان کے علاوہ بعد میں تثلیث کو الوداع کہہ کر چشمۂ توحید پر از جاں نثار ہونے والوں میں سے

انگلینڈ سے۔ بشیر آرچرڈ صاحب، طاہر سلیمی، ابراہیم نونن، بلال ایٹکنسن، مظفر کلارک اور مقامی انگلش احمدیوں کی بنائی ہوئی ہارٹلے پول کی مسجد، ناصر وارڈ، ناصر وائٹنگ۔

جرمنی سے۔ الحاج ڈاکٹر محمد عبدالہادی اطالوکیوسی صاحب، عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، ہدایت اللہ ہیوبش صاحب

ہالینڈ سے۔ ہبۃ النور فرحاخن، عبدالحمید فاندر فلدن، شاہد فراؤس، فہیم۔

سوئٹزر لینڈ سے۔ ولید طارق تائرنسر صاحب اور محبوب الحق کیمسترال۔

ناروے سے۔ نور بولستاد صاحب۔

ڈنمارک سے۔ سوین نوح ہینس صاحب، کمال کروصاحب، عبدالسلام میڈسن صاحب وغیرہم

رشیا۔ راویل بخاریو صاحب

امریکہ۔ سینکڑوں کی تعداد میں مقامی ایفرو امریکن اور سفید فام لوگ ہیں جو زبانِ حال سے یہ منادی کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ تھی اور صدفی صد سچی تھی۔

کینیڈا۔ اسحاق فونسیکا، عطاء الواحد لاحئی، جیمز سینکلیئر، ایڈم الیگزینڈر، جوزف گیٹ وغیرہم

اور بہت سے لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس

اعلان کی تصدیق کے لئے صف بستہ کھڑے ہیں کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

اسی طرح عورتوں میں جرمن احمدی شائلہ ناگی صاحبہ جو برطانیہ کی صدر لجنہ رہی ہیں۔ انگلینڈ سے سلمیٰ سعید صاحبہ۔ سویڈن سے ڈاکٹر قانتہ ہائیڈرُوپ صاحبہ۔ امریکہ سے، سلمیٰ غنی صاحبہ، نصرت بشیر صاحبہ، صالحہ ملک صاحبہ، دِیا بکر صاحبہ اور شالوم یوسف صاحبہ اسی طرح بہت ساری یورپین عورتیں ہیں جو اپنے اپنے ملکوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہو کر اسلام کے غلبے کی مہم میں مدد و معاون ہیں۔

ان مردوں اور عورتوں میں سے کئی ایک ایسے ہیں جنہوں نے اپنے ملکوں کی زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی کئے ہیں۔ کئی ایک عورتیں اپنے ملکوں کی صدرات لجنہ اور مرد اپنے ملکوں کی جماعتوں کے امراء ہیں۔

مشرقی یورپ کے بہت سے ممالک میں کثرت سے مقامی لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ان ملکوں میں جماعت کی مساجد اور مشن ہاؤسز ہیں۔

سامعین کرام!

اس ملکِ کینیڈا کے طول و عرض میں نیاگرا سے یلو نائف اور وائٹ ہارس تک اور وکٹوریہ آئی لینڈ سے سڈنی نووا سکوشیا، پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ اور نیوفاؤنڈ لینڈ کی کیپ سپیئر تک کے کنارے گواہ ہیں کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

انگلینڈ، کینیڈا اور امریکہ کی شاہراہیں گواہ ہیں اور 2008 کی امریکہ سے ٹورانٹو تک خلافت فلائٹ، انڈونیشیا اور کینیڈا کی دربارِ خلافت میں حاضری کے لئے چارٹرڈ فلائیٹس گواہ ہیں کہ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

23/مارچ 1989ء کو یہاں ٹورانٹو میں برموقع جلسہ مسیح موعودؑ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' کا انگریزی میں ترجمہ درج تھا کہ:

"I Shall cause thy message to reach corners of the earth."

عزّت مآب جناب Dr. Robert Horner ممبر پارلیمنٹ مسس ساگا نے اپنی تقریر کے دوران اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیش گوئی پوری ہو چکی ہے اور ہم نمائندگان و اہالیان کینیڈا اِس پیشگوئی کی تکمیل کے عینی شاہد ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک قلم سے تحریر شدہ یہ اسی تقدیرِ الٰہی کی تأ شیر ہے کہ آج

☆ برٹش پارلیمنٹ، ہاؤس آف کامن (2008ء)، ملٹری ہیڈ کوارٹر کوبلنز جرمنی (2012ء)، واشنگٹن ڈی سی میں کیپیٹل ہل میں (2012ء)، میں 120 سے زائد کانگرسمین، سینیٹرز اور دیگر ممالک کے سفراء اور نمائندے موجود تھے۔ بیلجیئم میں یورپین پارلیمنٹ میں (2012ء میں)، جس میں یورپ کے ممالک کے سفیر تھے۔ ہاؤس آف پارلیمنٹ لنڈن۔ نیوزی لینڈ نیشنل پارلیمنٹ ویلنگٹن نیوزی لینڈ (2013ء)۔ ڈچ نیشنل پارلیمنٹ ہیگن ہوف، دی ہیگ نیدرلینڈ (2015ء)۔ ٹوکیو میں ایک استقبالیہ میں ساٹھ سے زیادہ سرکردہ افراد کی شمولیت (2015ء)۔ ہلٹن ہوٹل کوپن ہیگن ڈنمارک میں ممبر پارلیمنٹ اور دیگر اکابرین سے خطاب (2016ء)۔ کینیڈین پارلیمنٹ میں استقبالیہ تقریب میں شاملین سے خطاب، 2016ء۔ اسی طرح لنڈن میں پیس سیمپوزیم وغیرہ پروگراموں میں ہر سال سینکڑوں مقامی ارباب حل وعقد احرار یورپ شامل ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام مقامات میں پروگراموں میں سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدّس خلیفہ کی باتیں پورے انہماک اور توجّہ سے سنتے ہیں۔

خطوط

سن 2011ء تا 2013ء حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دنیا میں فتنہ و فساد اور سروں پر منڈلاتی ہوئی عالمی جنگ روکنے والی اور امن و امان قائم کرنے والی عظیم مؤثر ہستیوں کو امن کے قیام کی اپیل پر مشتمل خطوط لکھے۔ ان ہستیوں میں پوپ بینڈکٹ صاحب، وزیر اعظم اسرائیل، صدر مملکت ایران، سربراہِ اعظم ایران، صدر مملکت امریکہ، وزیر اعظم کینیڈا، شہنشاہِ سعودیہ، سربراہِ چین، وزیر اعظم برطانیہ، چانسلر آف جرمنی، صدر مملکت فرانس، ملکہ عالیہ برطانیہ، صدر مملکت روس شامل ہیں۔

آپ نے ان خطوط میں دنیا میں امن و امان کے قیام، دنیا پر منڈلاتی ہوئی تیسری عالمی جنگ کو ٹالنے اور اسلحہ کی روک تھام کے لئے اپیل کی۔ جس دور میں یہ خط بھیجے گئے، عالمی جنگ کے بھڑک جانے کے لحاظ سے انتہائی حسّاس دور تھا۔ صاف دکھائی دیتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس کوشش سے ان سربراہانِ مملکت کے مزاج کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت بدلنے پر مجبور کیا اور اپنے فضل سے دنیا کو ایک عالمی تباہی سے بچا لیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی عملی تصدیق ہے کہ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

ذرائع ابلاغ

میں دوسرے ممالک کی بات نہیں کر رہا۔ صرف اپنے اس عظیم ملک کینیڈا کی بات کر رہا ہوں کہ یہاں صرف سن 2017ء میں 325 واقعات 165 ذرائع سے 25 ملین (اڑھائی کروڑ) لوگوں تک پہنچے۔ اس میں 13 ٹیلیویژن، 105 اخبارات، 14 ریڈیو، 3 رسالے اور 30 آن لائن ذرائع شامل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ:

؎ ''آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج''۔ مگر اس جائزے سے یہ سچائی کھل جاتی ہے کہ یہ مزاج آ نہیں رہا بلکہ اب اس طرف آ چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مزاج کے اس طرف آنے کا جو منظر دکھایا تھا، اس کے پیشِ نظر آپؑ نے یہ اشعار 1905ء میں کہے تھے۔ اس سے صرف دو سال بعد اس مزاج کی شان ایسی تھی کہ ڈاکٹر ڈوئی کے مقابلہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھ کر باسٹن امریکہ کے اخبار (The Sunday Herald - Boston June 28, 1907) نے سارے عالم میں شائع کر کے یہ شہادت دی تھی کہ'' Great is Mirza Ghulam Ahmad the Messiah'' کہ عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ'' غلام احمد کی جے''ہی کی ترجمانی تھی۔ اس کے ساتھ وہاں کے اور اخباروں نے بھی اس خبر کو شائع کیا۔ پس یہ ہے احرارِ یورپ کے مزاج کے سوئے قادیاں آنے کی ایک معمولی سی جھلک اور ایک ابتداء۔

سامعین کرام!

1900ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ:

''اِنِّی اُحَاشِرُ کُلَّ قَوْمٍ یَاتُوْنَکَ جَنَباً۔ اِنِّی اَنْزُتُ مَکَانَکَ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ بَلَجَتْ آیَاتِی۔ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلاً۔ اَنْتَ مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ طَیِّبٌ مَقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ ...

میں ہر ایک قوم میں گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے۔ اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو ان کے لئے علامت یہ ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اترا ہے اور خدا ہر

گز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر واقعی کوئی اعتراض کر سکیں تو علم کا شہر ہے طیب اور مقبول۔‘‘

(اربعین 3۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 423)

’’میں ہر ایک قوم میں گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔‘‘ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنی زندگیوں میں بار بار اور تسلسل کے ساتھ یہ وعدہ پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ مگر یہ جو فرمایا کہ ’’اِنِّی اَنَرُّ مَکَانَکَ۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کیا ہے۔‘‘

ایک عجیب روشن منظر پیش کرتا ہے کہ جس طرح پروانے روشنی دیکھ کر اس کی طرف لپکتے ہیں اور فدا ہوتے ہیں، اسی طرح لوگ تو لوگ، قومیں بھی فدائیت کے ساتھ تیرے مکان میں روشنی پا کر لپکیں گی اور گروہ در گروہ امڈیں گی۔ یہ قومیں امریکہ سے بھی آئیں گی اور کینیڈا سے بھی آئیں گی۔ یورپ سے بھی آئیں گی اور آسٹریلیا سے بھی آئیں گی۔ ہم روز یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ یہ قومیں ایشیا، روس، انڈونیشیا، چین، جاپان غرضیکہ دنیا کے ہر برّ اعظم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر رہی ہیں اور کریں گی اور اسلام کی فتح اور عظمت کے قیام کے نشان بن رہی ہیں اور بنیں گی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت تک دنیا کی کثیر قومیں یعنی نمائندگی کے اعتبار سے قوموں کی غالب اکثریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ کلام تائیدِ الٰہی کے نشانوں کے ساتھ اترا ہے۔ بذاتِ خود یہ کلام ایک عظیم الشان نشان ہے جو انفس اور آفاق پر اپنے گہرے رنگ بھرتا اور گہرے نقوش چھوڑتا چلا جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو سنو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘ (تجلّیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

جماعت احمدیہ کے ایک مخالف اخبار ’’الفتح‘‘ قاہرہ کے ایڈیٹر نے 20 جمادی الآخر 1351 ھجری (12 اکتوبر 1934ء) میں لکھا تھا:

’’میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تحریر و تقریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرفِ کثیر زر اپنے دعوے کی تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظّم کر کے زبردست حملہ کیا ہے اور ایشیا، یورپ، امریکہ اور افریقہ میں ان کے اپنے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں لیکن تاثیرات و کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پر حکمت باتیں ہیں۔ ... جو شخص بھی ان کے حیرت زا کارناموں کو دیکھے گا، وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے جسے کروڑوں مسلمان بھی نہیں کر سکے۔‘‘

(اخبار "الفتح" قاہرہ 20 جمادی الآخر 1351 ھجری (12 اکتوبر 1934ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے صرف 16 سال بعد حضرت مصلح موعودؓ نے خود لندن پہنچ کر 19 اکتوبر 1924ء کو مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی۔ لندن کو دنیا پر تسلّط کی وجہ سے مرکز ثلیث کی حیثیت حاصل تھی۔ دو سال کے عرصے کے بعد مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔ اس افتتاحی تقریب میں بڑے بڑے لوگ شامل ہوئے تین لارڈ، تیرہ ممبر پارلیمنٹ اور مختلف ممالک کے سفراء، وزراء، نواب (لارڈز) اور دیگر معزز لوگوں نے شمولیت اختیار کی اور شامل ہو کر دلچسپی بھی لی۔ اور خوشی محسوس کی بلکہ بعض نے تو کام کرنا بھی فخر سمجھا اور بڑے شوق سے کاموں میں حصہ لیا۔

1920ء میں امریکہ کی پولیس نے حضرت مفتی محمد صادق مبلغ احمدیت کو تبلیغ سے روک دیا بلکہ گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا۔ اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان سے دنیا کی اس سب سے بڑی مملکت کو للکارتے ہوئے یہ اعلان فرمایا:

’’امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادّی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 15/اپریل 1920ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید کے ساتھ یہ آواز آج امریکہ کے ہمسایہ ملک سے جانے والے مبلغین کے ذریعہ بھی بلند ہو رہی ہے اور دیگر ممالک سے جانے والے مبلغین اور احمدیوں کے ذریعہ بھی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآنِ کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دنیا کی تمام بڑی مالدار اور طاقت ور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متّحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتّباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزّت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔ ...

میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ اور اسلام کی عزّت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصّہ ہوگا۔ اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش

کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیّت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیّت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔ مسیحیّت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا۔ اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہو گا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مُرجھا کر رہ جائے گی اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دے گا۔'' (الموعود۔ انوار العلوم۔ جلد 17، صفحہ 647-648)

سامعینِ کرام!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 9/اگست 1976ء کو ٹورانٹو کے ٹیلیویژن CBC سے انٹرویو کے دوران کینیڈا کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیش خبری کرتے ہوئے فرمایا:

"The potential is that within next 100 y ears the Majority of the inhabitants of this part of globe will accept Islam "

کہ گنجائش اور وسعت اتنی ہے، جو ہر ایسا ہے کہ دنیا کے اس حصہ کے مکینوں کی اکثریت اگلے سو سال میں اسلام کی آغوش میں آ جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1986ء میں تقدیرِ الٰہی کے اس منظر کو دیکھتے ہوئے فرمایا تھا:

''یہ اسلام کے لئے خدا کے فضل کے ساتھ مستقبل کی سرزمین بننے والا ہے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 10/اکتوبر 1986ء لندن یوکے)

ان الٰہی تقدیروں کو پورا کرنے کے لئے ایک جُہدِ مسلسل اور پیہم عمل کی ضرورت ہے۔ یہ الٰہی تقدیریں ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کر رہی ہیں کہ اٹھیں اور دینِ اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہو جائیں۔

انہی الٰہی تقدیروں کے دوش پر حضرت مصلح موعودؓ مسیحِ پاک کی اس محمدی جماعت کو دعوتِ عمل دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو! ہاں تم کو! ہاں تم کو! خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانے کی ضرب سپرد کی ہے۔

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تا کہ تمہاری دردناک آوازوں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ بھی زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا تخت آج مسیحؑ نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ (ﷺ) کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ (ﷺ) نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے، میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔''

(سیر روحانی نمبر 7۔ انوار العلوم، جلد 24، صفحہ 339)

آپؓ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تحریک جدید کا قیام فرمایا۔ تحریک جدید کا قیام خصوصی تبلیغ اور احمدی مبلغ کی ضروریات کے مدنظر عمل میں لایا گیا۔ آج اسی تحریک میں خدا تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ احمدی مبلّغین دنیا کے دوسو سے زائد ممالک میں دینِ محمدی کی تبلیغ اور اس کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت دوسو سے زائد ممالک میں اپنے مضبوط نظام کے ساتھ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ o (سورۃ الانبیاء 21:45)

بلکہ ہم نے ان کو بھی اور ان کے آباء و اجداد کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا یہاں تک کہ عمر ان پر دراز ہو گئی۔ پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں؟ تو کیا وہ پھر بھی غالب آ سکتے ہیں۔

یہ تقدیر ہے، جو اللہ تعالیٰ کی اس جماعت کی ہے کہ اس کے مخالفوں اور مقابلہ کرنے والوں کی زمینیں اپنے کنارے اس جماعت کی طرف جھاڑتی چلی جا رہی ہیں اور اس الٰہی جماعت کی زمینیں وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہ مشاہدے کی بات ہے کہ کن کی زمینوں کے کنارے کن کی طرف جھڑ رہے ہیں اور کن کی زمینیں بڑھ کر وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پس کیا ہی سچی بات تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی کہ:

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
ہو رہے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

یہ حیرت انگیز جلوے ہیں قیامِ توحید حقیقی کے جو علمبردارِ توحید حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ اس دنیا میں نافذ ہوئے اور اب مسیح محمدیؑ کے ذریعہ وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اب صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی قائم کردہ توحید کی فتح ہے اور اسی کا غلبہ خدا تعالیٰ کی ایسی تقدیر ہے جسے وہ اپنے پاک مسیحؑ کے ذریعہ نافذ کر رہا ہے اور بالآخر یہی تقدیر ہے جو قائم ہو کر رہے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنے خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔... نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت کے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔''

(مجموعہ اشتہارات ''الاشتہار مستقیناً بوحی اللہ القہار''، جلد 2، صفحہ 304-305)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

سنو! اب وقتِ توحیدِ اتمّ ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی
وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن o

تحریک جدید کے بارہ میں خلفائے احمدیت کے چند ارشادات

تحریک جدید میں کامیابی کی کنجی۔ اطاعت

ارشاد سیّدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ

’’میں نے متواتر آپ لوگوں کو بتایا ہے ہر کام جو آپ لوگ کریں عقل کے ماتحت اور ان ہدایات کے ماتحت جو میں آپ کو دیتا رہا ہوں۔ آپ لوگ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں اسی طرح دنیا اس بات کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے دین کی ترقی میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔ جو میرے پیچھے چلے گا خدا کی طرف سے رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور جو میرے راستے سے الگ ہو جائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں گے۔‘‘ (کتاب مالی قربانیاں)

’’تحریکِ جدید کے شروع میں ہی مَیں نے نصیحت کی تھی کہ ہمیں صداقت کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنا چاہئے مگر تم اپنے دلوں میں سوچو کہ کیا تم سچ بولتے ہو اور ہمیشہ سچ بولتے ہو۔ جب تک جماعت کی اکثریت ایسی نہ ہو جو سچ بولے اور ہر حالت میں سچ بولے اس وقت تک ہم اس جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک، جلد اوّل، صفحہ 451)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

’’اسلام کے غلبہ اور اس کی فتح کا بیج بو دیا گیا لیکن اگر وہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں جانیں قربان کر دینی چاہئیں اگر وہ درخت یہ کہے اے احمدیو! میں نے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں تا کہ ساری دنیا میں اسلام کے مربی پہنچیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 24/اکتوبر 1969ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

’’چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ اس نے ابتداء ہی سے جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت انگیز طور پر اچھا اثر ڈالا ہے اس مالی قربانی کا فلسفہ سیّدنا حضرت فضل عمرؓ نے بیان فرماتے ہوئے اس امر کی بھرپور تلقین فرمائی کہ ہر جہت سے بچت عمل میں لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استطاعت کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کی جائے۔ ہر فرد جماعت فحشاء سے احتراز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا طالب ہو۔‘‘ (خطبہ جمعہ 5/نومبر 1993ء)

’’اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آ رہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔‘‘

(تقریر بمقام ٹورانٹو 1991ء بحوالہ حوا کی بیٹیاں)

’’بے انتہا کام کی ضرورت ہے۔ بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد واقفین کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے۔ ... لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم اور دکھ کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا کہ جماعت میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے وقت ہونا چاہئے۔‘‘

(تقریر بمقام سپین 1982ء بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ 3/اکتوبر 1992ء)

ارشاد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

’’اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہمیشہ ہماری توفیق کو بڑھاتا رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن (زمین کے کناروں تک دعوت الی اللہ) کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ قربانی کا جذبہ پیدا کرنے والے ہوں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2/جنوری 2004ء)

(زمین کے کناروں تک۔ وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان، صفحہ 18-19)

آؤ لوگو حضرت مسرور کی باتیں کریں

مکرم ڈاکٹر مولانا محمد جلال شمس صاحب

آؤ لوگو حضرت مسرور کی باتیں کریں
جو ہمیں بخشا گیا اس نور کی باتیں کریں

وہ خلیفہ پانچواں برحق مسیح پاک کا
ہاں مداوا وہ ہمارے دیدۂ نمناک کا

جس کی باتوں میں نظر آتا ہے نورِ زندگی
جس کے خطبے سب کو دیتے ہیں سرورِ زندگی

جس کی شخصیت میں ہے مشہود طاہرؒ کی جھلک
رحمتِ باری کا سایہ جس پہ رکھتا ہے فلک

جو کہ ہے تصویر پیارے ناصرؒ و محمودؓ کی
جس کے دل میں ہے محبت حضرتِ مسعودؑ کی

جس کے چہرہ سے عیاں سرخی حیا کے نور کی
جس کے دل سے غیر کی ہیبت خدا نے دور کی

جس کو مولا نے کہا بے شک میں تیرے ساتھ ہوں
میں ہی تیری صبح ہوں اور میں ہی تیری رات ہوں

شاہزادہ جس کے دل میں بے کسوں کا درد ہے
ہے دعا منصورؒ کی جو بس یہی وہ مرد ہے

وہ امیر المؤمنیں ہے اس کے بن جائیں غلام
اُس کی باتیں زندگی کا سب کو دیتی ہیں پیام

اُس حسیں کی آج دنیا میں نہیں کوئی نظیر
خوش خصال و خوش طبیعت مومنوں کا وہ امیر

اُس کے پاؤں کی زمیں سُرمہ ہے آنکھوں کا مری
نور سے جس کی فنا ہوتی ہے ہر اک تیرگی

شمسؔ بے مایہ ہے آقا ایک دیوانہ ترا
تجھ پہ قرباں میری جاں دل بھی مرا تجھ پر فدا

قسط دوئم و آخر

باتیں ان کی یاد رہیں گی

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطرؔ مرحوم

مکرم کلیم اللہ فیضی صاحب ٹورانٹو، کینیڈا

درخت کا شیریں پھل

یہ ایک حقیقت ہے کہ جھوٹی عظمت اور نمود سے آپ کو ہمیشہ نفرت رہی۔ آپ کی شفقت و محبت اور پیار ہم طالب علموں کے لئے آپ کے دل میں تھا اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ایک روز معمول کے مطابق ہم باسکٹ بال کے چند کھلاڑی آپ کی رہائش گاہ پر گئے۔ آپ گھر پر نہ تھے۔

ہم برآمدہ میں کرسیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے، صحن کی طرف نظر جو گئی تو بیری کے درخت پر خوش رنگ کے بیر ہمیں اپنی طرف بلاتے ہوئے دکھائی دئے۔ آنکھ جھپکتے ہی آناً فاناً میں ہم نے بیری کے درخت پر یلغار کر دی۔ واللہ یقین مانئے بیر نہ صرف خوش رنگ بلکہ نہایت خوش ذائقہ اور بے حد شیریں تھے۔ ہم نے مال مفت دل بے رحم سمجھ کر جو شاخیں پھل کی وجہ سے جھکی ہوئی تھیں، اتنے بیر گرے کہ وہ شاخیں رفتہ رفتہ سیدھی ہونی شروع ہو گئیں۔ اگر ہمیں دس منٹ اور مل جاتے تو دیکھنے والے کو بظاہر یوں لگتا کہ اس درخت کو اس سال پھل لگا ہی نہیں۔ شامت اعمال کہ اس دوران کالج کا باغبان جو کالج اور پرنسپل صاحب کی رہائش گاہ میں لگے پودوں کی نگہداشت کرتا تھا، اچانک آن وارد ہوا۔ یہ ماجرا دیکھ کر باغباں کا پارہ چڑھ گیا اور غصے میں آ کر پنجابی میں ہمیں کھری کھری سنا ڈالیں۔ اس نے کہا کہ چوہدری صاحب کا معمول ہے کہ بیروں کے پکنے کے بعد جب تک ایک پلیٹ میاں صاحب کی خدمت میں بھجوا دیں، تب تک خود بھی ان کو چکھتے تک نہیں۔ یہ سن کر ہم سہم گئے اور سکتہ طاری ہو گیا۔ پتہ نہیں اب ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ پہلے سوچا چوہدری صاحب کے آنے سے پہلے ہی یہاں سے رفو چکر ہو جائیں اسی میں عافیت ہے لیکن پھر یہ ارادہ ترک کرنا پڑا کہ آخر کب تک ہم چوہدری صاحب سے چھپتے پھریں گے۔ تھوڑی دیر میں السلام علیکم کی دلکش آواز سنی۔ آپ ہمارے ساتھ برآمدہ میں تشریف فرما ہوئے تو باغبان نے ہمارے خلاف اپنا کیس ٹھوس دلائل کے ساتھ پیش کر دیا۔ چوہدری صاحب کا ردعمل دیکھ کر ہم ششدر رہ گئے۔ آپ نے باغبان سے مخاطب ہو کر فرمایا: آخر میاں صاحب کے بچے ہی تو ہیں، کیا ہوا اگر انہوں نے کچھ بیر کھا لئے۔ تم اندر سے دو پلیٹیں لے آؤ۔ ایک پلیٹ باغبان کو دیتے ہوئے آپ نے ہدایت کی بیری سے بیر اتار کر حضرت میاں صاحب کے خدمت میں لے جاؤ اور دوسری پلیٹ میں کچھ بیر آپ نے ہمیں پیش کر دئے۔ جونہی میں نے دیکھا کہ فضا سازگار ہے تو میں نے بات میں لقمہ دیا: اگر یہی دو سزائیں ہیں تو کیا ہم کل بھی آ سکتے ہیں؟ اس پر حاضرین کھل کھلا کر ہنس دئے۔ اللہ! اللہ! دونوں سزائیں کتنی پیاری تھیں ایک تو ہمیں حضرت میاں صاحب کے بچے بننے کا فخر حاصل ہو گیا اور دوسرے پلیٹ میں مزید بیر مل گئے، بلکہ ہمیں بیر اتارنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرنی پڑی۔ کیا کوئی شفیق باپ اپنے بچوں کو ایسی سزا کا مورد بنا سکتا۔

کالج ہاسٹل میں کھانے کا اہتمام

چوہدری صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے کالج کے ہاسٹل کے نگران کے فرائض بھی سرانجام دیا کرتے تھے۔ ہم طلباء باسکٹ بال کی پریکٹس کے بعد آپ کے ہمراہ چلتے چلتے ہاسٹل کے دفتر پہنچ جایا کرتے تھے۔ پھر وہاں محفل سجتی اور کافی دیر تک باسکٹ بال کے متعلق گفتگو ہوتی۔ ایک روز ہمیں یہ معلوم ہوا کہ بدھ کے روز ہاسٹل میں رات کو مرغ اور چنے بڑے اعلیٰ قسم کے تیار ہوتے ہیں اور ذائقے میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں۔ ہمارا پلان تیار اور بدھ کا انتظار کرنے لگے۔ شام کو جب چوہدری صاحب کے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اپنی بنائی ہوئی سکیم کے مطابق ایک دوسرے کو مخاطب ہوتے ہوئے زور سے کہا: ٹھہرو چلتے ہیں تمہیں زیادہ بھوک لگی ہوئی ہے۔ ہمارا یہ تیر عین نشانے پر لگا اور اگلے ہی لمحے چوہدری صاحب نے ملازم کو حکم دیا کہ میس Mess میں سے میرے حساب میں حاضریاں لے آؤ۔ اس کے بعد ہر بدھ کو طعام کا یہ سلسلہ ایک عرصہ تک چلتا رہا۔ بسا اوقات تو چوہدری صاحب خادم کو خود ہی تاکید فرما دیتے ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی۔ ہمارے ساتھ ہی کھانا تناول کرتے وقت جو خوشی اور طمانت آپ کے چہرہ پر ہوتی اس کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔

گھر پر تشریف آوری

چوہدری صاحب جب کینیڈا تشریف لائے تو خاکسار انہیں اپنے گھر لے گیا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو آپ سے ملوایا، اس وقت تعارف کے الفاظ میرے یہ تھے: چوہدری صاحب ان سے ملئے یہ ہیں آپ کی بہو۔ جونہی میں نے فقرہ مکمل کیا، میری تصحیح کی اور فرمایا بہو نہیں بیٹی ہے۔ اور پھر سر پر ہاتھ رکھ کر ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔ اگلے روز ملاقات ہوئی اور میں نے عرض کیا مجھے آپ سے شکوہ ہے۔ حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا شکوہ، کیسا شکوہ؟ میں نے کہا جناب میرے آپ سے دیرینہ مراسم ہیں جن پر مجھے فخر ہے لیکن جب کل رات میں نے اپنی بیگم کا تعارف کروایا تو آپ نے مجھے پیچھے دھکیل دیا اور اس کو اپنی بیٹی بنا لیا۔ پھر استفسار فرمایا بس یہی شکوہ ہے۔ پھر پوچھا میں تمہیں کس نام سے بلاتا ہوں؟

میں نے عرض کیا جس نام سے میرے والدین اور بہن بھائی۔ فرمایا یعنی جو تمہیں اس نام سے پکارتا ہے وہ تمہارا اپنا ہے تو میں کس زمرے میں آتا ہوں۔ میں ان کی وضاحت اچھی طرح سمجھ چکا تھا، میرے چہرے پر ندامت کے آثار ہویدا تھے۔

ربوہ اور باسکٹ بال

چوہدری صاحب ایک نہایت ہی پیارا وجود تھے۔ آپ نے پاکستان میں باسکٹ بال کے فروغ کے لئے ایک طویل عرصہ تک انتھک محنت اور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں میں برکت ڈالی جس کے صلہ میں پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے سینیئر نائب صدر کے عہدے پر فائز رہے۔

پاکستان میں جب کبھی باسکٹ بال کی تاریخ رقم کی جائے گی تو سرفہرست یہ تین نام جلی حروف سے لکھے جائیں گے، اور اگر کسی نے تعصب کی نگاہ سے ان ناموں کو حذف کرنے کی کوشش کی تو تاریخ نے ایسے لوگوں کو نہ پہلے معاف کیا ہے، نہ اب اور نہ آئندہ معاف کرے گی۔ (1) حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ، (2) پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب، اور تیسرا نام (3) ربوہ کا ہوگا۔

چوہدری صاحب کی محنت اور کوشش کا پہلا پھل جو ملا وہ تھے: لطیف احمد جھمٹ جن کا نام ان 19 کھلاڑیوں میں تھا جن میں سے پاکستان کی ٹیم سیلکٹ ہونی تھی۔ آج کل ربوہ میں باسکٹ بال کے فعال کوچ اور روح رواں ہیں۔ سیرالیون میں تیس سال تک تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد اس وقت آپ سیکرٹری کمیٹی آبادی اور وکیل المال ثالث ربوہ ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد کھلاڑی پاکستان نیشنل ٹیم میں منتخب ہو کر نیشنل چیمپئین شپ کھیلنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ اسی طرح میری یاد داشت کے مطابق دو بار پنجاب یونیورسٹی کے ''فرسٹ فائیو'' کھلاڑی تعلیم الاسلام کالج کے تھے جنہوں نے انٹر یونیورسٹی چمپئین شپ میں حصہ لیا اور ظفر یاب ہوئے۔ لاہور بورڈ میں متعدد کھلاڑی منتخب ہوئے، سرگودھا بورڈ میں بھی اور کئی ایک کھلاڑی اپنے اپنے شعبوں کی ٹیموں میں کھیل کر اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی آرمڈ سروسز کی ٹیموں میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ ربوہ باسکٹ بال کے جن مایہ ناز کھلاڑیوں پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے وہ میری یادداشت کے مطابق محض ریکارڈ کے لئے تحریر کرتا ہوں جو درج ذیل ہیں۔ اگر کسی کا نام رہ گیا ہو تو معذرت خواہ ہوں۔

لطیف احمد جھمٹ، میجر (ر) سعید احمد ربوہ، خالد تاج کینیڈا، مجید احمد مرحوم، نصیر بندہ مرحوم، مشہود احمد، آصف باجوہ، سلطان شُرلی، عبدالطیف، قریشی سراج الحق ربوہ، رشید احمد مرحوم، رفیق احمد قمری کراچی، کینیڈا کے ونگ کمانڈر (ر) پرویز طارق، طاہر قریشی، جرمنی کے چوہدری شریف الرحمٰن مرحوم، عبدالرحمٰن اور چوہدری نعیم الدین اور بعض دوسرے۔

کہتے ہیں کہ خشک پتوں کے جھڑنے کے بعد نئی کونپلیں پھوٹتی ہیں۔ ہمارے بعد آنے والے کھلاڑی ہمیں بھی پیچھے چھوڑ گئے جیسے: میجر شاہد احمد سعدی (حال نائب ناظر امور عامہ) پاکستان نیشنل باسکٹ بال ٹیم اور پاکستان آرمی ٹیم کے کپتان رہ چکے ہیں۔ عبدالرحیم طارق، پاکستان نیشنل باسکٹ ٹیم اور حبیب بنک ٹیم کے کپتان رہے۔ انہیں 1984 ساؤتھ ایشین گیمز contingent پاکستان کا پرچم اٹھانے کا اعزاز حاصل ہے، آج کل آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ سید ظہیر احمد شاہ آف کیلگری، نیشنل باسکٹ بال ٹیم اور حبیب بنک ٹیم کے رکن، سجاد احمد ملک نیشنل باسکٹ ٹیم اور حبیب بنک ٹیم کے رکن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حبیب بنک کی ٹیم کا شمار پاکستان کی بہترین ٹیموں میں ہوتا تھا، اُن کی ٹیم، آرمی، ائرفورس کی ٹیموں کو کئی مرتبہ شکست دے نیشنل باسکٹ چیمپئن شپ پاکستان جیت چکی ہے۔

حبیب بنک کی ٹیم، ربوہ کے اِن کھلاڑیوں کی بدولت پاکستان کی چیمپئن ٹیم بنی۔ جس کا تمام تر سہرا چوہدری محمد علی صاحب کے اخلاص، محبت، لگن، دعاؤں کو جاتا ہے یہ سب کچھ برکاتِ خلافت کا ثمر ہیں۔

اب پروفیسر نصیر احمد خاں کا یہ شعر گنگنا کر دل کو تسلی دیتا ہوں۔

پھر کیا ہؤا جو فصلِ گل آئی ہمارے بعد
دوشِ صبا پہ خاک تو اپنی چمن میں تھی

بعض حقیقتیں اتنی کڑوی ہوتی ہیں کہ نہ چاہتے ہوئے بھی انسان کو یقین کرنا پڑتا ہے۔ تلخ اور کڑوے گھونٹ حلق سے اتارنے ہی پڑتے ہیں۔ 14 اگست 2015ء کی صبح کو ٹیلی فون کی گھنٹی بجی، دل دھڑکا یا اللہ خیر ہو اتنی صبح کس کا فون ہو سکتا ہے۔ فون اٹھایا دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا گیا: بھائی کیا آپ کو علم ہے آج صبح جناب چوہدری صاحب اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ سن کر یوں محسوس ہؤا گویا کائنات کے نظام میں یکا یک ٹھہراؤ آ گیا ہے۔ اور کسی نے مجھے ایک بے آب و گیاہ تپتے ہوئے صحرا کی بھیانک وسعتوں میں اٹھا کر پھینک دیا ہو۔ قلم میں اتنی سکت نہیں کہ کچھ مزید تحریر کر سکوں۔ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے دعا گوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور اپنے پیاروں کے درمیان اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج ربوہ باسکٹ بال ٹیم
جس نے پہلی بار یونیورسٹی چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا
(کرسیوں پر دائیں سے بائیں) محمود جمال، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل، مکرم پروفیسر نصیر احمد خاں، میجر (ر) سعید احمد
(نیچے بیٹھے ہوئے) سلطان احمد شرلی، چوہدری خالد احمد
(کھڑے ہوئے) نصیر احمد بندہ، عبدالمنان، لطیف احمد جھمٹ، ادریس احمد شاہین، خالد تاج، امین اللہ فیضی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ باسکٹ بال ٹیم ۱۹۶۶
اس تصویر میں چند کھلاڑیوں نے دوسری بار یونیورسٹی چیمپئین شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا
بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں: مرزا عبدالرشید، محمد اکرم سندھی، ذبیح اللہ، طاہر احمد قریشی، محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل، مکرم چوہدری محمد علی صاحب، کلیم اللہ فیضی، میجر (ر) شاہد احمد سعدی، نعیم الدین، عبدالرزاق، (کھڑے ہوئے) محمد طفیل، مسیح الدین، منیر احمد شاہ، ظہیر الدین بابر، جاوید احمد، (۔)، عرفان احمد

جماعت احمدیہ کینیڈا کے دیرینہ خادم سلسلہ
ابتدائی نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ اور نامور صحافی
مکرم سید حسنات احمد صاحب وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر انتہائی رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ اور نامور صحافی مکرم سید حسنات احمد صاحب نے یک وتنہا بھرپور زندگی گزار کر 27 اگست 2018ء کو 92 سال کی عمر میں اپنی جان، جانِ آفریں کے حضور پیش کردی۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ o وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ o (سورۃ الرحمٰن 28-27:55)

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

مکرم سید حسنات احمد صاحب یکم جنوری 1926ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد دہلوی محقق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں دہلی میں پیدا ہوئے۔آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ قریشہ سلطانہ سید جو کہ بیگم شفیع احمد کے نام سے مشہور تھیں، تحریک آزادئ پاکستان میں قائداعظم محمد علی جناح کی دستِ راست تھیں۔ایک باپردہ خاتون تھیں۔

آپ علمی گھرانہ کے چشم وچراغ تھے، سب بہن بھائی علم کے زیور سے آراستہ وپیراستہ تھے، ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب مرحوم، بھارت کے مشہور سفارت کاروں میں سے تھے۔آپ چار سال امریکہ میں بھارت کے ہائی کمشنر رہے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کا انگریزی ترجمہ کیا۔اسی طرح مرحوم کی بہن محترمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ کئی کتابوں کی مصنفہ ہیں۔ سیرت حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت مشہور ہیں۔

مکرم سید حسنات احمد صاحب، ہفت روزہ اخبار نیو کینیڈا کے ایڈیٹر، پبلشر، کئی کتابوں کے مصنف، مؤرخ، تعلقات عامہ کے سرخیل تھے۔ بنی نوع انسان کے ہمدرد، نو واردین اور اقلیتوں کے خیر خواہ نیز جماعت احمدیہ کے لئے غیرت رکھنے والے تھے۔ خلافت کے شیدائی اور خلیفۃ المسیح کی اطاعت وفرمانبرداری اور جاں نثاری میں سرشار رہنے والے تھے۔اسی طرح نظام جماعت اور امیر کی اطاعت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

☆ آپ نے حضورؒ کے ارشاد کی تعمیل میں پنجاب یونی ورسٹی لاہور کے ایک علمی اور تحقیقی مقالہ حضرت مولانا حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا 1993ء میں انگریزی میں ترجمہ کیا اور کینیڈا سے شائع کیا جس کا نام

Hazrat Khalifatul Masih I ra - The Way of Righteous ہے۔

☆ 1982ء میں سید حسنات احمد صاحب نے کینیڈین ٹی وی Rogers Channel پر بغیر پیسہ خرچ کئے جماعت احمدیہ کی مساعی کے پروگرام پیش کئے۔ پہلی دفعہ 12 دسمبر 1982ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کی تصاویر کے ساتھ جماعت احمدیہ کے متعلق پروگرام کینیڈین ٹی وی پر پیش کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔اور یہ سلسلہ بعد میں بھی مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا کی نگرانی میں جاری رہا۔

☆ 1984ء میں حضورؒ کے ارشاد کی تعمیل میں پوپ دوم (John Paul 11 - 1920-2005) کے دورہ کینیڈا کے موقع پر ٹورانٹو میں 19 ستمبر 1984ء کو بذریعہ خط اسلام کا پیغام دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

☆ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے جون 1985ء سے لے کر اپریل 1986ء تک ایڈیٹر کے منصب پر فائز رہے۔ بڑی محنت اور لگن کے ساتھ باقاعدگی سے گزٹ شائع کرتے رہے۔

☆ 1988ء میں ہفت روزہ نیو کینیڈا اردو اور انگریزی میں شائع کیا جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد پیش کئے اور احمدیوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک نڈر صحافی کا کردار ادا کیا۔اسی طرح پناہ گزینوں اور اقلیتوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کی جس کے لئے نیو کینیڈا ایک نمائندہ اخبار تھا۔

☆ جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر 16 جون 1989ء کو ٹورانٹو کے Westin Harbour Castle Hotel میں مذہب کے نام پر خون کے انگریزی ترجمہ The Murder in the name of Allah کی تقریب رونمائی ہوئی جس میں کثیر تعداد میں کینیڈا کے دونوں ایوانوں کے سیاست دانوں نے شمولیت کی۔ایک شاندار عشائیہ کا انتظام تھا۔عمائدین نے جماعت کے متعلق نہایت اعلیٰ خیالات کا اظہار کیا جس کو کینیڈین میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔ان جملہ انتظامات اور مہمانوں کو مدعو کرنے کی سعادت سید حسنات احمد صاحب کو حاصل تھی۔یہ تقریب اتنی کامیاب ہوئی کہ محترم امیر صاحب سے حضورؒ نے فرمایا: میں آج بہت خوش ہوں۔حضورؒ جب امریکہ تشریف لے گئے تو فرمایا کہ کینیڈا کی جماعت سے تعلقات عامہ قائم کرنا سیکھیں۔حضورؒ نے ایک مکتوب میں سید حسنات احمد صاحب کو لکھا۔آپ نے میرے وزٹ کو کامیاب بنانے میں بہت حکمت، محنت اور اخلاص سے کام کیا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں کی حسنات سے نوازے، نیک اثر بڑھتا رہے اور کینیڈا آپ کی صلاحیتوں سے استفادہ کرتا رہے۔

☆ 1989 جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضورؒ نے کینیڈا جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: فضل تو خدا کی طرف سے نازل ہوئے ہیں، لیکن فضلوں کو جذب کرنے کے لئے جو ذرائع مہیا ہوئے ہیں ان میں ایک احمدی کا کردار بھی ہے۔ ... جن میں ایک نمایاں نام سید حسنات احمد صاحب کا ہے، انہوں نے وہاں ایک چھوٹا سا اخبار بھی نکالا ہوا ہے۔انہوں نے مختلف دوستوں سے، صاحب اثر لوگوں سے رابطے پیدا کئے ہیں اور ان رابطوں کا بھی

نیک اثر ہوا۔انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔

☆ 1989ء صدسالہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مجلس شوریٰ میں مبلغین کے لئے سید حسنات احمد صاحب نے Public Relations کورس کے لئے ایک تجویز پیش کی۔جس کو حضورؒ نے پسند فرمایا۔اور 6 مارچ 1990ء کو بذریعہ خط اس کورس کو بنانے کی ذمہ داری سید حسنات احمد صاحب کے سپرد فرمائی۔

☆ 26 اپریل 1990ء کو کوئنز پارک میں سید حسنات احمد صاحب کی تجویز پر جماعت احمدیہ کینیڈا کو وزیر شہریت عزت مآب Bob Wong کے ساتھ ایک شاندار عیدملن کی تقریب منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس تاریخ ساز تقریب میں حکومت کے وزراء اور حزبِ اختلاف کے لیڈروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس پر دوسرے مسلمانوں نے ہنگامہ برپا کر دیا۔جس کے جواب میں وزیر شہریت Hon. Bob Wong نے لکھا: آپ اس بات سے تومتفق ہیں کہ قدم اچھا اور مستحسن ہے۔وزارت کا یہ کام نہیں کہ طے کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں ہے۔

اس وقت تک کسی مسلمان فرقہ کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی تھی کہ اس قسم کی عیدملن پارٹی قانون ساز اسمبلی ہال میں کر سکے۔

☆ 1992ء میں مسجد بیت الاسلام کی استقبالیہ کمیٹی کے سیکرٹری ہونے کی وجہ سے بذاتِ خود صحافیوں، وزیر اعظم کینیڈا، وفاقی ،صوبائی وزراء اور دیگر معزز مندوبین سے جا کر ملتے رہے۔ مسجد کی افتتاحی تقریب میں انٹاریو کے وزیر اعلیٰ عزت مآب Bob Rae شریک ہوئے اور حضور انور سے ایک گھنٹہ ملاقات کی۔ کینیڈین ٹی وی پر خبریں نشر ہوئیں۔کینیڈا کے اخبارات شہ سرخیوں سے بھر گئے۔اللہ تعالیٰ کے تائید ونصرت اور فتح وظفر کے نشانات ظاہر ہوئے۔یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا،حضورؒ کی دعائیں تھیں کہ سید حسنات صاحب کی مساعی کو ثمر لگتے رہے۔

☆ 1992ء میں ہی مکرم سید حسنات احمد صاحب کی انتھک محنت اور کوشش سے ہاؤس آف کامنز اور سینٹ کے 52 ممبروں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جو ملائیشیا میں کامن ویلتھ کے ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس میں پیش کی گئی کہ احمدیوں پر مظالم بند کرانے کے لئے پاکستان پر زور دیا جائے۔

☆ اسی طرح 1992ء میں جماعت نے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا کی راہنمائی میں ایک غیر منافع بخش چودہ منزلہ عمارت ''احمدیہ ابوڈ آف پیس'' جس میں 166 یونٹ ہیں،کا رہائشی منصوبہ تیار کیا۔جس پر جماعت احمدیہ کی کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔آپ اس عمارت کے بانی ڈائریکٹروں میں سے تھے۔

☆ انسانی حقوق کی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت کینیڈا نے ان کے نام کا ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔

☆ اس کے علاوہ مکرم سید حسنات احمد صاحب کو بہت سے انعامات،اعزازات اور ایوارڈز دئے گئے۔

کینیڈا کی کتاب کون،کون ہے Who's Who میں لکھا ہے جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

☆ سید حسنات احمد ایم۔اے International Relations ، ایل ایل۔بی۔پیدائش یکم جنوری 1925ء بمقام دہلی

☆ 1977ء سے کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔

☆ صدر مرکزی انسانی حقوق اور نسلی تعلقات 1989ء سے 2018ء تک

☆ ایڈیٹر وپبلشر نیو کینیڈا 1988ء سے 2017ء تک

☆ ریڈیو پاکستان،ٹی وی،محکمہ اطلاعات عامہ کے سیکرٹری 1952-1977ء

☆ 1955-1963ء تک UNESCO کے علمی اور تحقیقی مقالے لکھتے رہے۔

☆ جماعت احمدیہ کینیڈا کے نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ 1986-2001ء

- Director - Ahmadiy ya Abode of Peace Inc. 1993-2001
- Director Canadian Ethnic Journalists and Writers Club
- Secretary - Metropolitan 1989-2018 Toronto District Canada Day Committee 1994-2018
- President - South Asian Journalists Association 1994-2018

☆ مکرم سید حسنات احمد صاحب کی صحافت کے پچاس سال مکمل ہونے پر Canadian Ethnic Media Associaton نے ٹورانٹو میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا۔جس میں ان کی علمی،تحقیقی،سماجی خدمات اور صحافتی خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش کیا اور ان کی مطبوعات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ان کی چند مطبوعات درج ذیل ہیں:

1. Outstanding Immigrants in New Millennium
2. Hazrat Khalifatul Masih I ra ۔ The Way of Righteous
3. An Introduction to the Hidden Treasures of Islam
4. Trilingual Urdu-Hindi and English Dictionay
5. A Study on Media Apathy and March 21
6 - Young Voices Racism 2002

☆ آپ نے کچھ عرصہ پشاور اور لاہور میں انگریزی پڑھائی۔

☆ آپ 58-1966ء کے دوران UNESCO کے لئے فیچرز اور مضامین لکھتے رہے جو دنیا کی سات بڑی زبانوں میں ترجمہ کئے گئے۔

☆ بیس سال ریڈیو پاکستان میں نیوز ایڈیٹر رہے۔

☆ محکمہ تعلقات عامہ حکومت پاکستان میں انفارمیشن آفیسر رہے۔اس دوران ایک درجن سے زائد مرکزی وزراء کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں جلسہ سالانہ کے مواقع پر صحافیوں کو ساتھ لاتے رہے اور کانفرنسیں کرواتے رہے۔دوران ملازمت دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورہ افریقہ 1970ء کی تصاویر اور معلوماتی دستاویزی کتاب Africa Speaks انہیں مرتب کرنے کی توفیق ملی۔

☆ فضل عمر فاؤنڈیشن کے علمی مقابلہ جات میں تین مرتبہ انگریزی مقالے بھیجے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب میں اول آتے رہے۔جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. Muhammad sa - The Perfect Man
2. Battles Fought with Pen and

Prayers

3. An Introduction to Heavenly Treasures

آپ نے کینیڈا میں ان کتب کو شائع کروایا جو آزادی کی فضا میں انگریزی دان طبقے میں دعوت الی اللہ کے لئے سودمند ثابت ہوئیں۔

☆ انسانی حقوق اور نسلی تعلقات کا مرکز جو ہر سال 21 مارچ کو ان افراد اور اداروں کو گولڈ میڈل تقسیم کرتا ہے جنہوں نے کینیڈا میں رہنے والی مختلف اقوام اور نسلوں میں باہمی تعلقات کے فروغ کے لئے نمایاں کام کئے۔ اس میں سید حسنات احمد صاحب کا نام سرِفہرست ہے۔

مکرم سید حسنات احمد صاحب ایک شفیق اور نرم دل دوست تھے۔ نہ صرف احمدی احباب کے لئے بلکہ غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ بھی۔ مرحوم نیک، صالح، ہمدرد و خیر خواہ، مہمان نواز، وضع دار، رکھ رکھاؤ والے علم دوست انسان تھے۔ دہلی کی ٹکسالی زبان اور لب ولہجہ ان کی خصوصی پہچان تھا۔ آپ جمعہ کی نماز ادا کرنے باقاعدہ مسجد آتے۔ جب ان کے لئے کار چلانا مشکل ہو گیا تو وہ کسی کے ذریعہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے آتے۔ آپ کو آخری عمر میں ضعیفی کی وجہ سے چلنے پھرنے میں بہت مشکل پیش تھی۔ لیکن اس کے باوجود اپنے گھر ڈاؤن ٹاؤن سے مسجد بیت الاسلام میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے دو چھڑیوں کا سہارا لے کر آتے رہے۔ ان کا یہ جذبہ اور لگن قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہے۔

سید حسنات احمد صاحب کے ذاتی تعلقات کا دائرہ بہت وسیع تھا جو کینیڈا کے حکومتی ایوانوں، سیاسی حلقوں، صحافیوں، دانش وروں، مختلف تنظیموں وغیرہ سے رہا ہے۔ آپ کی خدمات کا دائرہ نہ صرف جماعت احمدیہ تک محدود تھا بلکہ آپ غیروں کے لئے بھی غیر معمولی طور پر ممد و معاون رہے۔

آپ اُن ابتدائی لوگوں میں سے تھے جو ستر کی دہائی میں کینیڈا آئے۔ جنہوں نے کینیڈین میڈیا میں جماعت کو متعارف کروایا اور کینیڈا کی وفاقی، صوبائی اور مقامی سطحوں پر جماعت کو روشناس کروایا۔ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و تشدد کے خلاف آواز بلند کی۔ اسی طرح تمام اقلیتوں کے حقوق کے لئے تادم آخر کوشاں رہے۔

''خطوط امام بنام غلام'' میں سید حسنات احمد صاحب کا بھی ذکر ہے جو ان کی خدمات، ان کی شخصیت اور خلافت سے والہانہ تعلق کی غمازی کرتا ہے۔ یہ خطوط پڑھنے کے لائق ہیں۔ آپ عجز و انکسار، علم و فضل اور اخلاص و وفا کا ایک بے نظیر وجود تھے۔

''اماں کی عظمتوں کو سلام: سوانح بیگم شفیع'' از سیدہ نسیم سعید میں بھی مکرم سید حسنات احمد صاحب کی طویل خدمات کا ذکر ہے۔

کینیڈا مختلف تہذیبوں، مختلف زبانوں، مختلف پس منظر اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کا ملک ہے۔ گویا یہ مختلف رنگ کے پھولوں کا گلدستہ ہے۔ ان مختلف گروہوں، طبقوں اور تہذیب و تمدن سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں یک جہتی اور ہمہ گیری پیدا کرنے میں آپ نے اہم کردار ادا کیا۔ سیاسی حلقوں میں سید حسنات احمد صاحب کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ آپ نے اس مشن کے حصول کے لئے متعدد کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔

آپ غیر معمولی طور پر محنتی تھے اور جنون کی حد تک لگن سے تالیف و تصنیف کا کام کرتے۔ ایک ہی وقت میں کئی علمی، تاریخی اور تحقیقی کاموں میں مصروف عمل رہے۔ اور اپنے معاونین کو برجستہ لکھواتے چلے جاتے۔

عمر کے آخری حصہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مفصل تعارف، پس منظر اور پیش منظر کے ساتھ شائع کیا۔ اور اس کا انگریزی ترجمہ شروع کیا ہوا تھا۔ علاوہ ازیں تاریخ احمدیت کی نو جلدیں انگریزی میں رقم کر چکے تھے۔ آپ تالیف و تصنیف کے میدان میں ایک فرد ہی نہیں بلکہ ایک ادارہ تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے اپنی زندگی جماعت احمدیہ کے لئے وقف کر رکھی تھی تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

آپ مکرم بیرسٹر سید حمید احمد صاحب، برلنگٹن، محترمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ، لاہور، محترمہ رضیہ سمیع صاحبہ لندن یوکے کے بڑے بھائی، محترمہ فائزہ داؤد چوہدری صاحبہ برلنگٹن کے تایا تھے۔ علالت کے ایام میں محترمہ فائزہ داؤد چوہدری صاحبہ اور ان کے شوہر مکرم داؤد چوہدری صاحب جو کہ ہمارے مخلص اور فدائی مکرم کمانڈر (ر) چوہدری محمد اسلم صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو کے صاحبزادے ہیں، نے مکرم سید حسنات احمد صاحب کے کاموں کی دیکھ بھال کی اور غیر معمولی خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا کرے۔

آپ کی وفات یقیناً ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے لئے بالخصوص اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے بالعموم ایک عظیم صدمہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 ستمبر 2018ء کے خطبہ جمعہ میں ازراہ شفقت مکرم سید حسنات احمد صاحب کی طویل دینی خدمات کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

31 اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کے باہر احاطہ میں آپ کی نعش پہلے لائی گئی اور ایک بڑی تعداد میں لوگوں نے آپ کا آخری دیدار کیا۔ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں مکرم سید حسنات احمد صاحب کی بھرپور زندگی کی طویل خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کیلگری کے علاوہ کئی دوسرے شہروں نیز بہت بڑی تعداد میں مقامی احباب نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد میپل قبرستان میں تدفین ہوئی وہاں پر بھی کثیر تعداد میں لوگوں نے شمولیت کی اور محترم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جمعہ کے مراکز میں مکرم سید حسنات احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ مکرم سید حسنات احمد صاحب کو مغفرت عطاء فرمائے، اپنے قرب میں اعلیٰ جگہ دے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، اُن کی خوبیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ (آمین)

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور تمام قارئین احمدیہ گزٹ مکرم سید حسنات احمد صاحب کے جملہ لواحقین اور اعزا و اقارب کے غم میں شریک ہیں اور ان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اَلْعَیْنُ تَدمَعُ وَالقَلبُ یَحزنُ

مگر

؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

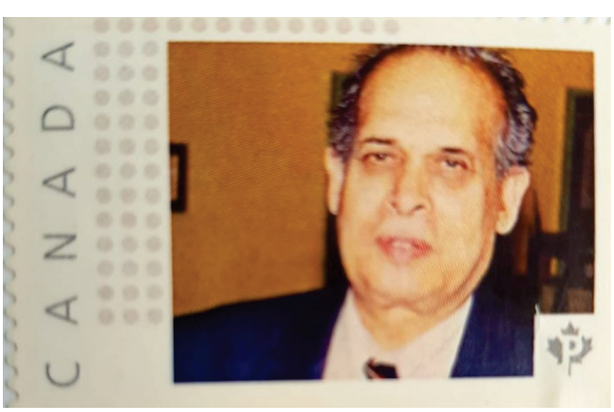

جماعت احمدیہ کینیڈا میں کینیڈا ڈے کی تقریبات

یکم جولائی کا دن سارے کینیڈا میں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ 1867ء میں اِسی دن کینیڈا کے بہت سے صوبوں نے مل کر کنفیڈریشن بنائی تھی۔ جماعت احمدیہ اِس یادگار دن کو منانے کے لئے تمام جماعتوں میں خوب اہتمام کرتی ہے۔ سب سے بڑا اجتماع کیلگری میں منعقد کیا جاتا ہے جہاں بڑی تعداد میں مہمان بھی شامل ہوتے ہیں۔ مسجد بیت الاسلام اور گردونواح کی آبادی کے مکین بھی اپنے پیارے وطن سے محبت کا اظہار پُر جوش انداز میں کرتے ہیں۔

امارت پیس ویلج اوروان

پیس ویلج اوروان کی جماعتیں اِس دن کی تیاری ہفتوں پہلے شروع کر دیتی ہیں۔ جابجا سُرخ وسفید جھنڈوں کے بیچ، بچوں کے لئے جھولے، کھانے پینے کے اسٹال، باربی کیو کے اسٹینڈز پُر رونق اور مسجد کی سیڑھیوں پر خوبصورتی سے سجایا ہوا سٹیج عید کا سا سماں پیدا کر دیتا ہے۔

قومی یادگار کا یہ پروگرام صبح گیارہ بجے سے شروع ہوگیا تھا۔ لیکن باقاعدہ تقریب دو بجے بعد دوپہر اُس وقت شروع ہوئی جب وفاقی اور صوبائی معزز مہمانوں کے ساتھ وان شہر کے میئر بھی اپنے کونسلرز کے ہمراہ تشریف لائے۔ پرچم کشائی کی تقریب کے بعد مکرم سید مبشر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔ آیات کریمہ کا ترجمہ مکرم طاہر میاں صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد پیس ویلج اوروان کی جماعت کے 50 بچے بچیوں نے کینیڈا کا ترانہ پیش کیا۔ سُرخ وسفید لباس میں ملبوس ترانہ گاتے ہوئے اِن بچوں نے حاضرین سے خوب داد وصول کی۔

ڈاکٹر محمد فقہی کا خطاب

نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ محترم آصف خان صاحب نے تقریب کے مرکزی سپانسر ڈاکٹر محمد فقہی کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ آپ کو حال ہی میں رائیرسن یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری پیش کی ہے۔ آپ ٹورانٹو میں ایک بڑے تجارتی ادارہ پیراماؤنٹ فائن فوڈز کے مالک ہیں۔ آپ اپنی ہمدردی اور فیاضی کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ اِسی تعلق سے آپ کینیڈا میں UNHCR کے نمائندہ کی حیثیت سے بھی کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ کینیڈا ہم سب کے خوابوں کی تعبیر ہے، اِس معاشرہ میں پایا جانے والا تنوع ایک حقیقت ہے اور اِس میں انضمام آپ کا انتخاب ہے۔ لہٰذا اِس تنوع کا حصہ بنیں۔ آپ نے کینیڈا میں اپنے تجربات اور کامیابیوں کا ذکر کیا اور نوجوانوں کو آج کے چیلنج کا سامنا کرنے کا مشورہ دیا اور کینیڈا کی ترقی میں حصہ ڈالنے کی ہدایت کی۔

آپ کے خطاب کے بعد رضا کاروں اور مہمانوں کا گروپ فوٹو بنایا گیا۔

جس کے بعد ایک ننھی بچی Barira Rabbani بریرا ربانی نے اپنی مختصر سی تقریر میں یہ بتایا کہ ''وہ کینیڈا سے پیار کیوں کرتی ہیں''

اس تقریر کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ محترم آصف خان صاحب نے معزز مہمانو ں میں سے چند کو اس موقع پر اپنے خیالات کے اظہار کی فرمائش کی۔ جن مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

Hon. Deb Shulte M.P.

Hon. Michael Tobollo - MPP

Hon. Stephen Lecce - MPP - Parlimantry Secretary Ontario Legislative

Hon. Amarjot Sandhu - MPP (Brompton)

Hisworhip Maurizio Bevilacqua - Mayor the City of Vaughan

محترم امیر صاحب کا اختتامی خطاب

آخر میں محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے خطاب میں Sir. Wilfrid Laurier کے ایک قول کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:

"Let them look to the **past**, but let them also look to the **future**; let them look to the land of their **ancestors**, but let them also look to the **land of their children**."

یہ کینیڈا ہے

یہ دنیا کی تمام قوموں اور لوگوں کا اتحاد ہے جو ایک مشترکہ مستقبل کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ایک خاندان ہے جو بہتر زندگی اور درخشاں مستقبل کے لئے آگے بڑھنے کی خواہش رکھتا ہے۔ ہم سب مختلف جگہوں کے رہنے والے ہیں لیکن ہمارا مستقبل مشترکہ ہے۔

یہ کینیڈا ہے

یہ مظلوموں کے لئے ایک جنت ہے۔ یہ مجبوروں کے لئے ایک انعام ہے۔ یہ فیاضی کی مجسم علامت ہے۔

یہ کینیڈا ہے۔ یہ ہمارا گھر ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث ہمیشہ یاد رہتی ہے جو آپؐ اپنے صحابہ کو فرمایا کرتے تھے۔ ''وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔'' اِسی لئے احمدی مسلمانوں کے لئے جن کا گھر کینیڈا ہے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق شکر گزاری لازم ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ''جو بندوں کا شکر گزار ہوتا ہے، وہی اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گزار ہو سکتا ہے۔''

امیر صاحب نے کینیڈا کے لئے اپنی دُعاؤں اور نعروں کے ساتھ خطاب کو ختم کیا۔

اجتماعی دُعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ جب کہ تفریحی سرگرمیاں شام تک جاری رہیں۔

(نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف)

مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے ہر سال کی طرح امسال بھی یکم جولائی 2018ء کو "حب الوطن من الایمان" کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے اور خلیفۂ وقت کی ہدایت کے مطابق کینیڈا کا قومی دن اپنے تمام مراکز میں بھرپور جذبے اور جوش وخروش سے منایا۔

جماعت احمدیہ سیسکاٹون نے بھی دیگر تمام مراکز کی طرح کینیڈا ڈے نہایت جوش اور جذبے سے منایا۔ جماعت سیسکاٹون کے لئے امسال یہ تقریب خاص اہمیت کی حامل تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد بیت الرحمت کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد یہ پہلا قومی دن تھا جو احبابِ جماعت کو اس مسجد میں منانے کی توفیق ملی۔

پرچم کشائی

تقریب کا آغاز صبح ساڑھے گیارہ بجے پرچم کشائی کی رسم سے ہوا۔ کینیڈا کا پرچم مہمانِ خصوصی His Worship Charlie Clark, Mayor City Saskatoon نے اور لوائے احمدیت مربی سلسلہ مکرم شکور احمد صاحب نے لہرایا۔

قومی ترانہ

اطفال اور ناصرات نے کینیڈا کا قومی ترانہ بھرپور انداز میں پیش کیا۔

تقریب یوم کینیڈا

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو مکرم ھبۃ اللہ صاحب نے پیش کی۔ مکرم ماہد بھٹی صاحب نے انگریزی ترجمہ اور مکرم مشہود احمد صاحب نے فرنچ میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ سٹیج پر میزبانی کے فرائض مکرم عتیق احمد صاحب اور مکرم وجاہت احمد صاحب نے انجام دئے۔ تعارفی کلمات میں انہوں نے اس دن کی خاص اہمیت بیان کرتے ہوئے کینیڈا کی امن پسندی، مذہبی آزادی، ہمدردئ انسانیت اور بلا امتیازِ رنگ ونسل سے بھرپور سوچ جیسے حسین اقدار کا ذکر کیا۔

معزز مہمانوں کی شمولیت

اس تقریب میں درج ذیل مہمانانِ گرامی نے شرکت کی۔

1- Mr. Charlie Clark:- Mayor of Saskatoon

2- Hon Don Morogon: - Minister of Justice & Attorney General of Saskatchewan

3- Hon Paul Merriman Minister of Social Services

4- Hon Bronwyn Minister of Energy and Resources

5- Hon Judy Harwood - MP

6- Hon Ms. Sherry Benson - MP

7- Hon Kevin Waugh - MP

8- Hon Vicki Mowat - MLA

9- Hon David Buckingham - MLA

10- Hon Eric Olauson - MLA

11- Ms. Bev Doubois - City Councillor

12- Hon Zack Jeffries - City Councillor

13- Hon Hilary Gough - City Councillor

14- Mr. Bill Riley - Battalion Chief and his team from Saskatoon Fire Dept.

معزز مہمانوں کے تاثرات

Hon. Kevin Waugh - MP

انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی اور خاص طور پر Humboldt کے سانحہ پر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور وفد جماعت سیسکاٹون کے دورہ پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ اس دورہ اور اظہارِ ہمدردی نے City Mayor Humboldt اور دیگر انتظامیہ پر گہرا اور مثبت اثر چھوڑا ہے۔

Ms. Sherry Benson - MP Saskatoon

ان کا تعلق NDP سے ہے۔ انہوں نے خدمتِ خلق کے کاموں میں جماعت احمدیہ کی غیر معمولی کوششوں کو سراہا۔

ان کا ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ کے ساتھ دوستانہ تعلق ہے۔ انہوں نے مسجد بیت الرحمت کی تکمیل پر مبارکباد دی اور اس پُر وقار تقریب کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

مہمانِ خصوصی

His Worship Charlie Clark
Mayor of Saskatoon

انہوں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور کینیڈا ڈے کی شاندار تقریب منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔

آخر میں مربی سلسلہ مکرم شکور احمد صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کرائی۔ دعا کے بعد معزز مہمانوں اور مربی صاحب نے مل کر 151 ویں کینیڈا ڈے کا کیک کاٹا۔ اس کے بعد احبابِ جماعت اور مہمانوں کے لئے باربی کیو کا اہتمام کیا گیا۔

(رپورٹ: شفیق احمد قریشی، سیکرٹری اشاعت سیسکاٹون نارتھ)

نیکی قربانی کو چاہتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2015ء میں مومنوں کی قربانی کو نیکی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی کوشش کرتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جو بظاہر تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔ پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 نومبر 2015ء صفحہ 5)

HAPPY
CANADA
DAY
There is none worthy of worship except Allah, Muhammad is the messenger of Allah

JE PRIE QUE LE
LE MONDE
HAPPY
CANADA
DAY
There is none worthy of worship except Allah, Muhammad is the messenger of Allah

AND All THE WORLD BECOMES
CANADA
JE PRIE QUE LE CANADA DEVIENNE
LE MONDE
HAPPY
CANADA
DAY
There is none worthy of worship except Allah, Muhammad is the messenger of Allah

Happy
Canada
Day
CANADA

CANADA

CANADA
DAY

CANADA
HAPPY
CANADA
DAY

AND ALL THE WORLD BECOMES
CANADA
JE PRIE QUE LE CANADA DEVIENNE

APPY CANADA DAY

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH,
MUHAMMAD(SA) IS THE MESSENGER OF ALLAH.
BAITUR RAHMAT MOSQUE

LOVE OF YOUR COUNTRY IS PART OF YOUR FAITH
Prophet Muhammad PBUH
AHMADIYYA
MUSLIM JAM'AAT
Saskatoon

HATRED for NONE

نمازِ عیدالاضحیہ کی تقریبات

اِس سال کینیڈا میں عیدالاضحیہ 21 اگست 2018ء بروز منگل منائی گئی۔ جنرل سیکرٹری آفس کی اطلاع کے مطابق کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی مساجد سمیت انیس (19) مراکز میں اٹھارہ ہزار چار سو پچاسی (18,485) افراد کو نماز عیدالاضحیہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ **الحمد اللہ علیٰ ذالک۔**

ٹورانٹو میں نماز عید کے دو بڑے اجتماعات کا انتظام مسجد بیت الاسلام وان اور انٹرنیشنل سنٹر ائر پورٹ روڈ مسس ساگا میں کیا گیا تھا۔ نماز عید کا وقت حسب سابق صبح دس بجے رکھا گیا تھا۔ ہلکی ہلکی بارش تو صبح سے ہی جاری تھی لیکن نو بجے کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہوگیا اور نمازی بھیگتے بھیگتے بصد مشکل عیدگاہ پہنچے ۔

انٹرنیشنل سنٹر میں نماز عید

انٹرنیشنل سنٹر، نماز عید کے سب سے بڑے اجتماع کے لئے جانا جاتا ہے۔ اِس سال بھی ہال نمبر 1 میں احباب وخواتین نے نماز عید ادا کی۔ وقت سے پہلے ہی بارش سے بچتے بچاتے احباب وخواتین اپنے بچوں کے ساتھ عیدگاہ میں جمع ہو رہے تھے۔ ساڑھے نو بجے سے محترم سید محمد احسن گردیزی صاحب لوکل امیر مسس ساگا حاضرین کے ساتھ تکبیرات دُوہرا رہے تھے۔ موسم کی خرابی کے باعث نماز مقررہ وقت سے 25 منٹ تاخیر سے ادا کی گئی تا کہ راستہ میں پھنسے ہوئے احباب بھی شامل ہوسکیں۔ 10 بج کر 25 منٹ پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نماز عید ادا کی گئی۔

خطبہ عیدالاضحیہ

10 بج کر 37 منٹ پر محترم امیر صاحب نے خطبہ عیدالاضحیہ کے آغاز میں سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 38 کی تلاوت کی جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اے ہمارے رب یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں۔ (سورۃ ابراہیم 14:38)

آپ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم اِس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ آج سے چار ہزار سال پہلے خدا تعالیٰ کے ایک عظیم نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے خاندان نے کعبہ کی تعلیم کو اس کی آبادی اور قیام صلوٰۃ کے لئے ایک عظیم الشان قربانی پیش کی، تا کہ ہم اُس کی یاد تازہ کر کے سبق حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس قربانی سے اِس قدر خوش ہوا کہ اُس نے حکم دیا کہ اِس عظیم قربانی کی یاد ہر سال دنیا میں ہمیشہ کے لئے منائی جائے۔ 23 لاکھ سے زیادہ حاجی مکہ اور اُس کی نواحی آبادیوں میں جمع ہوکر یہ تکبیر بار بار دُوہرا رہے ہیں:

لَبَّیْکَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک ۔ لَبَّیْک لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

میں حاضر ہوں، اے میرے رب تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ حمد وثنا کا تو ہی مالک ہے، تمام ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

پچھلے 25 سالوں میں 5 کروڑ 40 لاکھ انسان دیوانہ وار اس عظیم قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لئے مکہ پہنچے۔ اِس سال 14 ہزار انٹرنیشنل ہوائی جہازوں کی پروازیں اور 21 ہزار بسیں اُنہیں لائی ہیں اور 11 لاکھ بھیڑ بکریاں لائی گئی ہیں تا کہ اُن کی قربانی کی جائے۔

آپ نے فرمایا کہ حج سے ملتی جلتی عبادت ہر مذہب میں پائی جاتی ہے لیکن حج اپنی مثال آپ ہے، چار ہزار سال سے زیادہ اس قدیم ترین کلمہ توحید کی عبادت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مگر اُس کی صرف یاد منانا کافی نہیں بلکہ اِس سے وہ سبق حاصل کرنے چاہئیں جن کے لئے یہ یاد قائم کی گئی ہے۔ آج ہم کس بات کی یاد منا رہے ہیں، ہم حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی بیوی حضرت ہاجرہؑ اور اُن کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانیوں کی یاد منا رہے ہیں۔ ایک بے آب وگیاہ میدان میں اُنہیں چھوڑ آنے کا حکم ملا تھا تا کہ وہاں پر اُس کی عبادت کے لئے پہلا گھر تعمیر کیا جائے جو خدا تعالیٰ کی توحید کا مرکز بنے اور اُس کی عبادت کے قیام کا مرکز بنے، حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا معیار یہ تھا کہ جب اُنہیں اِس قربانی کا حکم ملا تو اُنہوں نے ذرا سے بھی تامّل کے بغیر بے ساختہ عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں تو پہلے ہی اس قربانی کا تہیہ کر چکا ہوں۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے خاندان کی قربانی کو ہمارے لئے ایک عمدہ نمونہ، ایک قابل تقلید نمونہ اُسوہ حسنہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی کامل اطاعت کا یہ نمونہ کیا تھا، حضرت اسماعیلؑ اُن کے اکلوتے بیٹے تھے جو اُن کی بڑھاپے کی عمر میں لمبے عرصہ کی دُعاؤں کے بعد اُنہیں عطا ہوئے تھے۔ اُنہیں یہ حکم ملا تھا کہ اُس معصوم بچے اور اُس کی ماں کو ایک وسیع وعریض ویرانہ میں چھوڑ آؤ جہاں زندگی کو جاری رکھنے کے لئے نہ کھانا تھا نہ پانی، ظاہری حالات کے اعتبار سے اُنہیں وہاں چھوڑنا موت کے منہ میں چھوڑنے کے مترادف تھا۔ جس وادی میں حضرت اسماعیلؑ اور اُن کی والدہ کو چھوڑا گیا وہ مکہ کی وادی ہے اس میں سبق یہ تھا کہ حضرت اسماعیلؑ دنیا کے تمام جھمیلوں سے آزاد ہوکر اپنے آپ کو اپنے آقا کے دین کی خدمت کے لئے وقف کردیں اور اپنے ربّ کی توحید کی سارے علاقے میں منادی کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم حضرت ابراہیمؑ کو دیا تھا وہ یہ نہیں تھا کہ اُنہیں ذبح کردو اگرچہ اُنہوں نے اپنے خواب کا یہی مقصد سمجھا دراصل اُنہیں حکم یہ تھا کہ حضرت اسماعیلؑ اپنے ربّ کے دین کی خدمت کے لئے اس بے آب وگیاہ میدان میں آباد ہو جائیں، اُس قربانی کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج تک وہ وادی جہاں اُنہیں چھوڑا گیا تھا خدا تعالیٰ کی توحید کا

عالمی مرکز بنی ہوئی ہے اور ہر نمازی اپنی نماز میں اُسی طرف منہ کرتا ہے۔ اِس قربانی کا مقصد یہ تھا کہ اوّل خدا تعالیٰ کی توحید کا پرچار کیا جائے دوم خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے عبادت گاہ کو ازسرِنو تعمیر کیا جائے اور عبادت کے لئے آنے والوں کے لئے عمدہ حالت میں رکھا جائے۔ یہ سوال ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ اتنے بڑے پیمانہ پر اس یاد کو منانے کے لئے لاکھوں مسلمان مکہ پہنچے ہیں اور کروڑوں مسلمان دنیا بھر میں اس یاد کو منا رہے ہیں اور کروڑوں جانوروں کی قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جارہی ہے آخر اِس میں ہمارے لئے سبق کیا ہے؟ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم بھی اپنے آپ کو ایسی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار کریں، جب بھی ہمیں خدا تعالیٰ کی توحید اور عبادت کے قیام کے لئے قربانی کی ضرورت پیش آئے ہم وہ قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ کینیڈا میں ایسے وسیع علاقے موجود ہیں جہاں خدا تعالیٰ کی توحید کا پیغام آج تک نہیں پہنچا، وہاں آج بھی ایسے اسماعیلوں کی ضرورت ہے جو وہاں جائیں اور خدا تعالیٰ کی توحید اور عبادت کے لئے ڈیرے ڈال دیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو کے تحت ہزاروں ایسے اسماعیل تیار ہو رہے ہیں جو اپنے آپ کو اِسی جذبہ کے تحت خدمت کے لئے پیش کریں گے اور جہاں بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر کرنے کی ضرورت پیدا ہو ہمیں حصہ لینا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا میں سیسکاٹون اور ریجائنا میں مساجد تعمیر کی گئی ہیں اور لائیڈ منسٹر میں مسجد کے لئے عمارت خریدی گئی ہے اور بریمپٹن میں مسجد مبارک کی تعمیر مکمل ہو رہی ہے۔ اِن کے علاوہ دو چرچ کی عمارتیں بھی مساجد کے طور پر استعمال میں لائی گئی ہیں۔ جہاں جہاں جماعت قائم ہو چکی ہے وہاں ہم نے مساجد بنانی ہیں اور ہمارے پیارے امام نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ کینیڈا کے ہر صوبے، ہر شہر اور ہر ٹاؤن میں ہم جماعت قائم کریں۔ اِس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو ایسی جگہوں میں جا کر آباد ہونے کے لئے پیش کرنا چاہئے اور اگر ہم اپنے حالات کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے تو ہمیں اپنے معمول کے چندوں کے علاوہ مساجد کی تعمیر کی مد میں دل کھول کر چندہ دینا چاہئے تا کہ ہم مساجد کی تعمیر کے سلسلہ کو جاری رکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عیدالاضحیٰ اور حج کے اصل سبق سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ عید ایک خوشی کا موقع ہے! اِس موقع پر ہم اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں، آیئے اپنی اس روحانی خوشی میں اضافہ کرنے کے لئے یہ ارادہ کریں کہ ایک ایسے خاندان سے ملیں جسے آپ عام طور پر نہیں ملتے تو ہماری عید کی خوشیوں میں بھی اضافہ ہو جائے گا اور جماعت میں اخوت کا رشتہ کو بھی بڑھے گا۔

خطبہ ثانیہ اور اجتماعی دُعا

خطبہ ثانیہ کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا سے قبل کچھ دُعاؤں کی یاددہانی کروائی۔ جن میں سب سے اوّل ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، تمام افراد خاندان کی صحت، تندرستی، درازی عمر اور اسلام احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے۔ پاکستان، انڈونیشیا، الجیریا اور دوسرے ممالک میں مظالم کا شکار احمدیوں کے لئے، اسیران راہ مولا کی جلد از جلد رہائی کے لئے، شہداء احمدیت کے خاندانوں کے لئے، تمام مبلغین، واقفین زندگی کی کامیابیوں کے لئے، کارکنان اور عہدیداران کے لئے، تمام رضا کاروں کے لئے جو دن رات جماعت کی خدمت کے کاموں میں لگے رہتے ہیں اور تمام عید گاہوں کے شاندار انتظامات کرتے ہیں۔

تقریباً گیارہ بجے یہ تقریب اجتماعی دُعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

مسجد بیت الاسلام میں نماز عیدالاضحیہ

پیس ویلج کے تمام احباب وخواتین نے اپنے بچوں کے ہمراہ مسجد بیت الاسلام میں نماز عیدالاضحیہ ادا کی، یہاں نماز عید کا دوسرا بڑا اجتماع تھا۔ مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیس ویلج نے ساڑھے نو بجے سے ہی حاضرین کے ساتھ تکبیرات دُہرانا شروع کر دی تھیں۔ نماز کا وقت یہاں بھی دس بجے ہی رکھا گیا تھا لیکن عین وقت پر شدید بارش کی وجہ سے نماز عید 14 منٹ تاخیر سے ادا کی گئی۔ مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری وان نے نماز عید کی امامت کے فرائض ادا کئے۔

خطبہ عیدالاضحیہ

نماز کے بعد تقریباً ساڑھے دس بجے مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب نے خطبہ عیدالاضحیہ ارشاد فرمایا، خطبہ کے آغاز میں مولانا صاحب موصوف نے سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 38 کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہر سال مسلمان دنیا بھر میں 10 ذی الحج کو ایک خاندان کی قربانی کی یاد مناتے ہیں، ایک باپ، ایک ماں اور ایک بیٹے کی قربانی کی یاد مناتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک عظیم قربانی کے نام سے یاد کرتا ہے۔ یہ قربانی حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو بڑھاپے کی عمر میں پہلا بچہ عطا فرمایا جو حضرت ابراہیمؑ کو بڑا پیارا تھا۔ ابھی یہ بچہ لڑکپن کی عمر میں تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت ابرہیمؑ اہل خانہ کو ایک ایسے ویران مقام پر چھوڑ آئے جسے قرآن کریم میں بے آب وگیاہ کہا گیا ہے۔ اِس موقع پر حضرت ابراہیمؑ نے دُعا فرمائی کہ:

اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔ اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر تا کہ وہ شکر کریں۔ (سورۃ ابراہیم 14: 38)

یہ حضرت ابراہیمؑ اور اُن کی بیوی حضرت ہاجرہؑ کے لئے ایک بہت بڑی آزمائش تھی اور اِس امتحان میں ڈالنے کی وجہ قرآن کریم میں یہ بیان کی گئی کہ: اے ہمارے رب! تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ (سورۃ ابراہیم 14: 38)

اور جب حضرت ابراہیمؑ آبدیدہ حالت میں واپس لوٹ رہے تھے تو آپ دُعا کر رہے تھے کہ: اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دُعا قبول فرما۔ (سورۃ ابراہیم 14: 41)

مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اُن کی دُعاؤں کو قبولیت بخشی اور خانۂ خدا کس طرح اُس کی عبادت کرنے والوں سے آباد ہوا۔ جو سبق ہم اِس عظیم الشان قربانی سے سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نہ صرف خود اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کریں بلکہ اپنے بچوں کو بھی مساجد میں نماز ادا کرنے کے لئے کہیں۔ اُن کے لئے دُعائیں کریں تا اللہ تعالیٰ اُنہیں تمام شیطانی حملوں سے محفوظ رکھے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''جس نے اپنے گھر پر وضو کیا اور پھر نماز کے لئے اللہ کے گھر کی طرف چل کر گیا تو اُس کا ایک قدم اُس کے ایک گناہ کو معاف فرمادے گا اور دوسرا قدم جنت میں اُس کے درجہ کو بڑھادے گا۔''

آپ نے احباب جماعت کو نماز کے بارہ میں جائزہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

(باقی صفحہ 33)

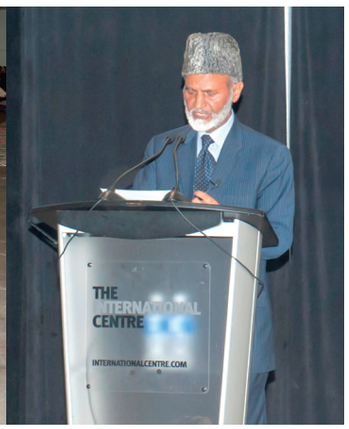

انٹرنیشنل کنونشن سینٹر میں عیدالاضحیہ کی چند جھلکیاں

مسجد بیت الاسلام میں عیدالاضحیہ کی چند جھلکیاں

بقیہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

اور ایک اندازے کے مطابق اس دھماکے سے بعض علاقوں میں 5.0 ریکٹر سکیل شدت کا زلزلہ بھی پیدا ہوا ہوگا۔ یہ حادثہ انسانی آبادی سے دور ایک دریا کے کنارے جنگل میں پیش آیا تھا۔ اگر یہی حادثہ کسی بڑے گنجان آباد شہر میں پیش آتا تو اس شہر کے تباہ کرنے کے لئے کافی ہو جاتا۔ اس حادثے سے قبل گرد و نواح کے مقامی باشندوں نے آسمان پر ایک نہایت روشن چیز دیکھی جو اپنی شدت میں سورج کے برابر روشن تھی۔ اور پھر دس منٹ بعد وہ دھماکہ سنائی دیا جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

اب قابلِ غور امر یہ ہے کہ کس طرح یہ تمام اہم واقعات اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اکٹھے فرمائے، گزشتہ ہزار سال میں نظر آنے والا سب سے روشن دمدار ستارہ اور اسی طرح آپؑ کی وفات پر انسانی معلوم تاریخ میں دمدار ستارے سے ہونے والا سب سے بڑا حادثہ۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش اور آنحضرت ﷺ کی خلعتِ نبوت سے سرفرازی کے وقت نکلنے والا دمدار ستارہ آپؑ کی پیدائش اور وفات کے بعد نکلنا۔ پس یہ اتفاقی امور نہیں بلکہ خدائے حکیم و علیم کی اعلیٰ ترین حکمت کا مظہر ہیں۔ اور اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ نشانات اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے۔ اور انہیں آسمانی اور زمینی نشانات کا تذکرہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منظوم فارسی کلام میں یوں فرمایا کہ:

اِسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بے قرار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 132)

یعنی اے لوگو! آسمان کی آواز سنو کہ مسیح آ گیا مسیح آ گیا! نیز زمین سے بھی کامیاب امام کی آمد کا ذکر سنو۔ آسمان نشان برسا رہا ہے۔ اور اس وقت زمین بھی بول رہی ہے۔ یہ دونوں میری تائید میں گواہ بنتے ہوئے نعرہ زن ہیں۔

نیز ایک اور مقام پر آپؑ نے مخالفین احمدیت کو یوں مخاطب فرمایا کہ:

''اے نادان کیا تو خدا سے مقابلہ کرے گا۔ کیا تیری طاقت میں ہے کہ تو اس سے لڑائی کر سکے۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو تیرے مقابلہ کی کیا حاجت تھی اس کے تباہ کرنے کے لئے خدا کافی تھا۔ مگر قریباً پچیس برس سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے اور ہر روز ترقی پر ہے۔ اور خدا نے اپنے پاک وعدوں کے موافق اس کو فوق العادت ترقی دی ہے اور ضرور ہے کہ قبل اس کے جو یہ دنیا ختم ہو جائے خدا کامل درجہ پر اس سلسلہ کو ترقی دے خدا نے میری تصدیق کے لئے ہزار ہا نشان دکھائے جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ زمین سے بھی نشان ظاہر ہوئے۔ اور آسمان سے بھی اور دوستوں میں بھی اور دشمنوں میں بھی اور کوئی مہینہ شاذ و نادر اس سے خالی جاتا ہوگا کہ کوئی نشان ظاہر نہ ہو۔''

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 178)

پس انہیں نشانات میں سے ایک نشان ''دمدار ستارہ'' بھی تھا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے پیشگوئیوں کے مطابق اپنے پیارے مسیح کی تائید میں طلوع فرمایا۔ اور جس کے بارہ میں یہاں پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

بقیہ از نمازِ عیدالاضحیہ کی تقریبات

آیا ہم باقاعدہ نماز ادا کرتے ہیں
کیا ہم مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں
کیا ہم اپنے بچوں اور دوسرے کے لئے نمونہ قائم کرتے ہیں
کیا ہم اپنے بچوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کر رہے ہیں
کیا ہم اپنے بچوں کو باقاعدہ نماز ادا کرنے کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔

ہمیں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

آپ نے اِس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نماز کے بارہ میں ایک پرشوکت اقتباس پیش کیا جو درج ذیل ہے۔

نماز بھی گناہوں سے بچنے کا آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز تلاش کرو۔ اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو۔ تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے نعمت کے وارث بنو۔

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 126)

آپ نے اِسی موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جولائی 1988ء اور حضرت خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء سے چند اقتباس پڑھ کر سُنائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد اجتماعی دُعا سے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

مالی قربانی کا دلوں کی حالت سے تعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 نومبر 2014ء میں مالی قربانی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''پس یہ دلوں کی حالت اور مالی قربانی کی روح بلکہ بعض دفعہ جان کی قربانی کی روح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہی مومنین کے دلوں میں مالی جہاد کے لئے مالی قربانی کی روح بھی پیدا فرماتا ہے اور اسی طرح باقی دوسری قسم کی قربانیاں ہیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28 نومبر 2014ء صفحہ 6)

چندہ تحریک جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ اکتوبر میں تحریک جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبر کے شروع میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ جات کے مطابق تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور آپ کی مالی قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمالے۔ آمین۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

تقریباتِ شادی خانہ آبادی

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن اور محترمہ رفعت تسنیم صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ ماریہ مناہل احمد صاحبہ کا نکاح مارشل آئی لینڈ کے امام مکرم ساجد اقبال صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب و محترمہ نعیمہ اقبال صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا بعوض تین ہزار کینیڈین ڈالر ($3,000) حق مہر پر ہوا۔ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 اگست 2018ء کو نماز عصر کے بعد مسجد فضل لندن میں نکاح کا اعلان فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

تقریب رخصانہ

25 اگست 2018ء کو بیت الفتوح لندن میں رخصانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ طاہر ہال میں خواتین کا انتظام تھا اور مردوں کے لئے گراؤنڈ میں شامیانے لگے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر مکرم محمود واردی صاحب انچارج انڈونیشین ڈیسک نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم حفیظ احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ منظوم کلام کے چند اشعار ترنم سے پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ جس میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر آئے ہوئے مرکزی نمائندگان، کینیڈا سے آئی ہوئی بارات، مقامی دوستوں اور دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔

تقریب ولیمہ

4 ستمبر 2018ء کو مکرم ظفر اقبال صاحب اور محترمہ نعیمہ اقبال صاحبہ بریمپٹن نے اپنے صاحبزادے مکرم ساجد اقبال صاحب مشنری مارشل آئی لینڈ کے ولیمہ کی تقریب کا اہتمام چاندنی کنونشن سینٹر بریمپٹن میں کیا۔ جس میں مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا، مقامی دوستوں، بعض عرب خاندانوں، امریکہ اور یوکے سے آئے ہوئے مہمانوں نیز مکرم مولانا ساجد اقبال صاحب کے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل ہم جماعت دوستوں نے کثرت سے شمولیت کی۔

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بعدہ مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆ خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم وقیع احمد یوسف صاحب اور محترمہ تنویلہ وقیع صاحبہ کی صاحبزادی محترمہ شائستہ وقیع احمد صاحبہ، لندن یوکے کا نکاح مکرم فضل احمد صاحب ابن مکرم منصور صاحب مرحوم و محترمہ رئیسہ منصور صاحبہ فرینکلن امریکہ سے بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر ($10,000) حق مہر پر تجویز ہوا ہے۔

14 اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور 15 اگست کو مکرم وقیع احمد یوسف صاحب نے اپنی صاحبزادی محترمہ شائستہ وقیع احمد صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کا اہتمام بیلا بنکوٹ ہال میں کیا۔ اس موقع پر تلاوت قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ منظوم کلام کے بعد محترم امیر صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

29 اگست کو محترمہ رئیسہ منصور صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم فضل احمد صاحب کے ولیمہ کی تقریب کا اہتمام Oak Creek Community Centre, Melvakee امریکہ میں کیا۔ جس میں مکرم نصر اللہ احمد صاحب صدر جماعت ملاواکی اور دیگر مقامی دوستوں نے شرکت کی اور مکرم امام سرور ناصر صاحب نے دعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ان کے خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادتیں

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مطیع الرحمٰن شیخ صاحب اور محترمہ حنا مبشر صاحبہ وان ساؤتھ کو 17 جولائی 2018ء کو بیٹے، معاذ احمد شیخ سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو سکیم میں شامل ہے۔ عزیزم معاذ سلمہ، مکرم ڈاکٹر ناصر احمد شیخ صاحب اور محترمہ بشریٰ ناصر صاحبہ کا پوتا اور مکرم مبشر احمد ساہی صاحب اور محترمہ عشرت ساہی صاحبہ پیس ویلیج کا نواسہ ہے۔

☆ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا مبشر احمد بدر صاحب اور محترمہ شازیہ وردہ صاحبہ، نواسکوشیا (سڈنی) کو 14 اگست 2018ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ یہ بچی وقف نو سکیم میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچی کا نام ''عفیفہ ردابدر'' عطا فرمایا ہے۔

عزیزم عفیفہ ردابدر سلمہا، مرحوم مکرم نصیر احمد قمر صاحب ربوہ اور محترمہ نصرت جہاں صاحبہ سکاربرو کی پوتی اور مکرم مولانا سعید الحسن شاہ صاحب مشنری انچارج گیمبیا اور محترمہ بشریٰ سعید صاحبہ کی نواسی ہیں۔

ادارہ ان خوشیوں اور مسرتوں کے مواقع پر مذکورہ بالا خاندانوں کے افراد کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے نیز دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ بی بی صاحبہ

9 اگست 2018ء کو محترمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب مرحوم، پیس ویلیج ایسٹ 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 10 اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں دوستوں نے

شرکت کی۔ اگلے روز 11 اگست 2018ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا مختار احمد چیمہ صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ مرحومہ نیک صالح مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ آپ نے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب پیس ویلیج ایسٹ کی والدہ اور مکرم مولانا سمیع اللہ زاہد صاحب واقف زندگی پیس ویلیج کی خالہ تھیں۔

☆ محترمہ نسرین انعام صاحبہ

21 اگست 2018ء کو محترمہ نسرین انعام صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب، پیس ویلیج ساؤتھ ورکرز بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ خلافت سے قلبی تعلق تھا۔ 22 اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 23 اگست 2018ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ محترمہ فرحت نفیس صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نفیس احمد صاحب مسس ساگا اور محترمہ لبنیٰ مقصود صاحبہ اہلیہ مکرم عابد مقصود صاحب پیس ویلیج کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب

3 ستمبر 2018ء کو مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، مسس ساگا 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 5 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 6 ستمبر 2018ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ پاکستان میں جماعت کی مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مالی قربانی، خلافت سے والہانہ محبت، کرنے والے مخلص احمدی تھے۔ دوستوں کے دوست، ہمدرد، خیر خواہ، صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ 1974ء میں نماز مغرب ادا کرنے کے لئے جا رہے تھے کہ احمدیت مخالف دشمنوں نے ان پر حملہ کر دیا مگر بال بال بچ گئے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ، تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم چوہدری مغفور احمد صاحب مسس ساگا اور محترمہ نصرت محمود صاحبہ نیو مارکیٹ کے والد محترم تھے۔

☆ محترمہ سکینہ بیگم حسین صاحبہ

یکم ستمبر 2018ء کو محترمہ سکینہ بیگم حسین صاحبہ اہلیہ مکرم فضل حسین صاحب مرحوم، سیسکاٹون 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 2 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا شکور احمد صاحب مربی سیسکاٹون نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 7 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نیک صالح مخلص اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم احمد حسین صاحب، مکرم ارشد حسین صاحب، مکرم منور حسین صاحب، مکرم علی حسین صاحب مسس ساگا، مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب واقف زندگی احمدیہ ہسپتال کینیا اور دو بیٹیاں محترمہ باسط مظہر صاحبہ اور محترمہ امۃ النصیر صاحبہ، سیسکاٹون یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم عنایت اللہ چوہدری صاحب

27 اگست 2018ء کو مکرم عنایت اللہ چوہدری صاحب، بریمپٹن 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ پاکستان میں جماعت کی مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ پاکستان ریلوے سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنی زندگی وقف کر دی۔ یہاں آکر حسب توفیق خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ، ایک بیٹا مکرم ہدایت اللہ چوہدری صاحب، بریمپٹن اور دو بیٹیاں محترمہ شازیہ فضیلت صاحبہ اور محترمہ راشدہ وسیم صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ امۃ المجید صاحبہ

6 ستمبر 2018ء کو محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مرحوم مکرم عبدالکریم صاحب، ویسٹن جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ ہمدرد، خیر خواہ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ خلافت سے قلبی تعلق تھا۔ 9 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین ربوہ میں ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم منور احمد صاحب، ویسٹن، مکرم حفیظ الکریم صاحب پاکستان اور دو بیٹیاں محترمہ منور سلطانہ صاحبہ، ویسٹن اور محترمہ قمر سلطانہ صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

10 اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی وان نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ انور بیگم صاحبہ

7 اگست 2018ء کو محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رحمت اللہ صاحب، گجرات 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ سادہ، ملنسار، خدمت خلق کرنے والی، مالی قربانیوں میں پیش پیش تھیں۔ انہوں نے اپنا سارا زیور مسجد فنڈ میں دے دیا۔ گاؤں والوں نے انہیں دفن نہیں ہونے دیا پھر ساتھ والے گاؤں میں تدفین ہوئی۔ اس تکلیف دہ صورت حال کو دیکھ کر مکرم رحمت اللہ صاحب نے اپنے ذاتی رقبہ سے احمدیہ قبرستان کے لئے جگہ دے دی ہے۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ محترمہ بشریٰ چٹھہ صاحبہ اہلیہ مکرم قیصر احمد چٹھہ صاحب، کی والدہ اور مکرم بشیر احمد چٹھہ صاحب، پیس ویلیج ایسٹ کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم شیخ عقیل انور صاحب

17 جولائی 2018ء کو مکرم شیخ عقیل انور صاحب، سابق سیکرٹری ضیافت لاہور 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم شعیب نعیم صاحب شعبہ جائیداد کے عزیز تھے۔

☆ مکرم چوہدری ناصر احمد مانگٹ صاحب

17 جولائی 2018ء کو مکرم چوہدری ناصر احمد مانگٹ صاحب، عمر 67 سال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نمازی اور جماعتی خدمات بجالانے والے تھے اور مکرم محمد ارشد

مانگٹ صاحب پیس ویلیج کے عزیزوں میں سے تھے۔

31اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دونماز جنازہ حاضر مکرم سید حسنات احمد صاحب او رمکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم کرنل (ر) محمد احسان پراچہ صاحب

8اگست 2018ء کو مکرم کرنل (ر) محمد احسان پراچہ صاحب، راولپنڈی 64سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ مکرم محمد اکرام پراچہ صاحب ویسٹن ازلنگٹن کے چھوٹے بھائی تھے۔

☆ محترمہ بی بی عطیہ بیگم صاحبہ

13اگست 2018ء کو محترمہ بی بی عطیہ بیگم صاحبہ عمر 81سال، اسلام آباد میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ مکرم چوہدری مسعود احمد وینس کی اہلیہ، مکرم چوہدری شکر اللہ خان صاحب کی صاحبزادی اور حضرت چوہدری نصر اللہ خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم بابر نصر اللہ خاں صاحب پیس ویلیج کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ ثریا نسرین صاحبہ

18اگست 2018ء کو محترمہ ثریا نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم کریم احمد شاد صاحب جرمنی عمر 70سال وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم نصیر الدین صاحب پیس ویلیج کی ہمشیرہ اور مکرم رؤف احمد صاحب شعبہ آئی ٹی کینیڈا کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ شفقت منور صاحبہ

25اگست 2018ء کو محترمہ شفقت منور صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب لاہور 57سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر اور ایک بیٹا مکرم عدیل منور لاہور، ایک بیٹی محترمہ قرۃ العین صاحبہ لندن یادگار چھوڑے ہیں۔آپ جماعت احمدیہ کینیڈا کے معروف شاعر مرحوم عبدالغفور عبدل صاحب کی صاحبزادی، مکرم عبدالنور ناصر صاحب، شعبہ امور عامہ کینیڈا، مکرم مبارک احمد صاحب کراچی، محترمہ شائستہ منصور صاحبہ کی ہمشیرہ، مکرم منصور ناصر صاحب وڈبرج، محترمہ بشریٰ ناصر صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کی خالہ زاد اور محترمہ امۃ الواسع ارم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد شاہد صاحب پیس ویلیج ساؤتھ ایسٹ کی تایازاد بہن تھیں۔

☆ مکرم ناصر احمد صاحب

29اگست 2018ء کو مکرم ناصر احمد صاحب، خانیوال 73سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔31اگست کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔محترمہ مدیحہ کاشف صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الحق کاشف صاحب وان کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب

29اگست 2018ء کو مکرم محمد ظفر اللہ ابن مکرم بشارت احمد صاحب، سید والا ضلع ننکانہ شریف جن کی گولڈ جیولری کی دکان کو ڈاکوؤں نے لوٹا اور واپسی پر فائرنگ کرکے ان کو شہید کردیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کی عمر 30سال تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔خلافت سے محبت کرنے والے مخلص احمدی تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31اگست 2018ء کو خطبہ جمعہ میں آپ کی شہادت کے واقعہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ مکرم محمد ریاض صاحب ویسٹن نارتھ، مکرم محمد فیاض صاحب ایم ایل اے رائجانا، مکرم خالد محمود قمر صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم محمد ارشد صاحب مالٹن کے بھتیجے تھے۔

☆ مکرم شیخ جمیل احمد رشید صاحب

16 جون 2018ء کو مکرم شیخ جمیل احمد رشید صاحب عمر 91سال لاہور میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم، مکرم شیخ محمود احمد رشید صاحب وان اور مکرم مقصود احمد رشید صاحب رچمنڈ ہل کے والد تھے۔

ادارہ ان مرحومین کے تمام ورثاء سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

غزل

مکرم آصف محمود باسطؔ

سیاہ رات میں سورج ابھرنے والے ہیں
دلوں کے جام دعاؤں سے بھرنے والے ہیں

ہمارے عشق کو نسبت چناب سے ہے ضرور
یہ اور بات کہ ہم پار اترنے والے ہیں

انہیں مریخ پہ پانی دکھائی دیتا رہے
ہم اس زمین کو آباد کرنے والے ہیں

گلہ نہیں ہے کوئی اپنے کم سخن سے ہمیں
کہ ہم تو ان کے اشاروں پہ مرنے والے ہیں

تو کیا ہوا جو مظالم گزر گئے حد سے!
کہ ہم بھی عشق میں حد سے گزرنے والے ہیں

محبتوں میں نئی روح پھونک جائیں گے
دلوں پہ اب کے جو موسم گزرنے والے

اس ایک سادہ سی بستی کی یاد کیسے جائے
ہم اس کی خاک میں نکھرنے والے ہیں

’’کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیاں کے لئے‘‘
خلاؤں میں مرے نغمے بکھرنے والے ہیں

جنوں میں شام وسحر بھول جانے والے لوگ
گلوں کے رنگ ہواؤں میں بھرنے والے ہیں